Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 59

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 7

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

3 ربیع الاوّل 1431 ہجری 18 تبلیغ 1389 ہش 18 فروری 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

......اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو......

ارشاد باری تعالیٰ

یَااَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوۡارَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡھَا زَوۡجَھَا وَبَثَّ مِنۡھُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَ الۡاَرۡحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا۔ (سورۃ نساء:2)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

وَعَاشِرُوۡھُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ فَاِنۡ کَرِھۡتُمُوۡھُنَّ فَعَسٰی اَنۡ تَکۡرَھُوۡا شَیۡئًا وَّیَجۡعَلَ اللّٰہُ فِیۡہِ خَیۡرًا کَثِیۡرًا۔ (سورۃ نساء: 20)

ترجمہ: اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ اور اگر تم انہیں ناپسند کرو تو یاد رکھو یہ بالکل ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو تو اس میں خدا تعالیٰ بہت سا بہتری کا سامان پیدا فرمائے۔

فَاسۡتَجَابَ لَھُمۡ رَبُّھُمۡ اَنِّیۡ لَا اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡاُنۡثٰی بَعۡضُکُمۡ مِّنۡ بَعۡضٍ فَالَّذِیۡنَ ھَاجَرُوۡا وَاُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِھِمۡ وَ اُوۡذُوۡافِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَقٰتَلُوۡاوَ قُتِلُوۡا لَاُکَفِّرَنَّ عَنۡھُمۡ سَیِّاٰتِھِمۡ وَلَاُدۡخِلَنَّھُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ ثَوَابًامِّنۡ عِنۡدِاللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنۡدَہٗ حُسۡنُ الثَّوَابِ۔

(سورہ اٰل عمران:196)

ترجمہ:۔ پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول کر لی (اور کہا) کہ تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہرگز ضائع نہیں کروں گا۔ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم میں سے بعض، بعض سے نسبت رکھتے ہیں پس وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں دکھ دئے گئے اور انہوں نے قتال کیا اور وہ قتل کئے گئے، میں ضرور ان میں سے ان کی بدیاں دور کروں گا اور ضرور داخل کروں گا انہیں ایسی جنتوں میں جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں (یہ) اللہ کی جناب سے ثواب کے طور پر (ہے) اور اللہ ہی کے پاس بہترین ثواب ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اَکۡمَلُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِیۡمَاناً اَحۡسَنُھُمۡ خُلُقاً وَخِیَارُکُم خِیَارُکُم لِنِسَاءِکُمۡ۔ (جامع ترمذی۔ کتاب النکاح باب حق المرءۃ علیٰ زوجھا)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

☆......عَنۡ مُعَاوِیَۃَ ابۡنِ صَیۡدَۃَ قَالَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ مَاحَقُّ زَوۡجِہٖ اَحَدُنَا عَلَیۡہِ قَالَ اَنۡ تُطۡعِمَھَا اِذَاطَعِمۡتَ وَتَکۡسُوھَا اِذَا اکۡتَسَیۡتَ وَلَاتَضۡرِبِ الۡوَجۡہَ وَلَا تُقَبِّحۡ وَلَا تَھۡجُرۡاِلَّا فِی الۡبَیۡتِ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح)

ترجمہ: حضرت معاویہ بن صیدۃ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے تو آپ نے فرمایا کہ جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا، جب تو پہنے تو اسے بھی پہنا۔ یعنی جس حیثیت کا کھانا تو کھاتا ہے اسی حیثیت کا کھانا اسے بھی کھلا اور جس حیثیت کا لباس تو پہنتا ہے اسی حیثیت کا اسے بھی پہنا۔ اور تو اپنی بیوی کے چہرے پر نہ مار۔ اور ہمہ وقت اسے برا بھلا کہتے رہنے کی عادت ترک کر دونوں کے درمیان اَن بَن ہونے کی صورت میں اس سے علیحدگی اختیار نہ کر مگر گھر کے اندر ہی۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے۔ ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرمادیا ہے۔ وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡھِنَّ (سورۃ البقرہ:۲۲۹) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں۔ اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں۔ گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردے کے حکم ایسے ناجائز طریق سے برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں چاہیئے کہ بیویوں کا خاوند سے ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418-417)

’’ہماری جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اپنی پرہیزگاری کیلئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھاویں ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جب کہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہے تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے اس لئے چاہئے کہ سب توبہ کریں اور عورتوں کو اپنا اچھا نمونہ دکھلاویں‘‘ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 218-217)

’’ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے۔ جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جسکا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 148)

☆☆☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خدا تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی اور توکل میں بڑھائے اور ایمان میں ترقی دے تاکہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھیں

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدا تعالیٰ سے محبت، توکل اور تائید الٰہی کے بصیرت افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ فروری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کے ایمان افروز واقعات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح ان کو خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت تھی اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کے لئے کیسے عجیب غیرت کے نمونے دکھاتا رہا۔

پہلا واقعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا ہے آپ کشمیر میں تھے وہاں ایک بوڑھے آدمی تھے انہوں نے بہت سے علوم کی تعریفیں یاد کر رکھی تھیں اور بڑے بڑے عالموں سے کسی علم کی تعریف دریافت کرتے وہ جو کچھ بیان کرتے یہ عالم اس میں کوئی نہ کوئی نقص نکال دیتے کیونکہ ان کو ہر تعریف کے پختہ الفاظ یاد تھے۔ اس طرح ہر شخص پر رعب جمانے کی کوشش کرتے۔ حضرت خلیفہ اوّل فرماتے ہیں کہ ایک دن سر دربار انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ مولوی صاحب حکمت کسے کہتے ہیں؟ (ایسا سوال کیا کہ جو بھی تعریف کروں گا اس میں غلطی نکالیں گے) حضرت خلیفہ اول نے جواب دیا کہ شرک سے لیکر ہر ایک بداخلاقی سے بچنے کا نام حکمت ہے وہ حیرت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ تعریف کہاں لکھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس وہاں ایک حکیم تھے جو حافظ بھی تھے ان کو میں نے کہا سورہ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع کا ترجمہ سنا دو جس میں آتا ہے ذالک مما اوحیٰ ربک من الحکمۃ پھر تو وہ بہت حیرت زدہ ہوئے۔

فرمایا: اس قسم کے علماء ہر زمانہ میں پائے جاتے ہیں جن کا مقصد علم پھیلانا نہیں بلکہ اپنی علمیت کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے پاکستان کے ایک ٹی وی چینل پر آنے والے ایک پروگرام میں ایک عالم دین کی پردہ اور خلافت کے متعلق غیر اسلامی باتوں کا بھی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوان اس قسم کے پروگراموں سے متاثر نہ ہوں۔

حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ آپ لاہور تشریف لائے تو ڈاکٹر اقبال صاحب ان دنوں لاہور کالج میں پڑھتے تھے۔ کالج کے ایک پروفیسر نے کہا کہ تثلیث کا مسئلہ کسی ایشیائی کے دماغ میں آ ہی نہیں سکتا تو ڈاکٹر صاحب موصوف حضرت خلیفہ اوّل کی خدمت میں آئے اور پروفیسر کی بات سنائی اور عرض کی کہ اس کا کیا جواب دوں تو آپ نے فرمایا: کہ انہیں جا کر کہیں کہ اگر آپ کا دعویٰ صحیح ہے تو حضرت مسیح اور آپ کے حواریوں کو بھی یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آیا ہوگا کیونکہ وہ بھی ایشیائی تھے۔ یہ جواب سنکر پروفیسر ایسے خاموش ہوئے کہ گویا انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہی نہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کے ذریعہ اتمام حجت ہونے کے بعد ایک پہاڑی گاؤں پر طاعون کا عذاب نازل ہونے کا واقعہ سنایا اور پھر فرمایا کہ خدا کے عذاب دینے کے مختلف طریق ہیں۔ آج کی بھی دنیا میں مختلف شکلوں میں عذاب آرہے ہیں لیکن لوگ نہ خدا کی پہچان کرنا چاہتے ہیں۔ نہ زمانے کے امام کی اور نہ دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان کرنا چاہتی ہے۔ اللہ ہی انہیں عقل دے اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

حضور انور نے ایک واقعہ مولانا بقاپوری صاحب کا بھی بیان فرمایا۔ جس میں لمبی تگ و دو کے بعد انہوں نے سندھیوں کو ارتداد اسلام سے بچایا تھا اور ۱۹۲۴ء میں علماء، امراء اور فقراء سب مولوی صاحب کے مقابل پر کھڑے ہوگئے اور مباحثات کرنے لگے۔ مگر اللہ کے فضل سے ہمیشہ آپ کو غلبہ ہوتا اور لوگوں کی آپ کی طرف توجہ بڑھنے لگی اور بہت سے افراد کو اللہ تعالیٰ نے احمدی ہونے کی توفیق دی۔ اور ۵۰ جماعتیں قائم ہوگئیں۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ ایک مولوی منہاج الدین سے مباحثہ کرنے اور بھاگنے کا دلچسپ واقعہ سنایا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام نُصِرْتُ بِالرّعبِ کا آپ کے ماننے والوں پر بھی اثر دکھا رہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قادیان میں امریکہ دنیا کا مشہور پادری زویمر آیا اس کے ساتھ ایک اور پادری بھی تھا ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ان کو قادیان کے تمام مقامات دکھائے (ان دنوں میں قادیان میں ٹاؤن کمیٹی نہیں تھی) اس نے گلیوں میں گند دیکھا تو پادری زدیمر نے باتوں باتوں میں ہنس کر کہا کہ ہم نے قادیان بھی دیکھا اور نئے مسیح کی بستی کی صفائی بھی دیکھی تو ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ہنس کر کہا پادری صاحب ابھی پہلے مسیح کی ہی ہندوستان پر حکومت ہے اور یہ اس کی صفائی کا نمونہ ہے اور نئے مسیح کی حکومت ابھی قائم نہیں ہوئی اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

حضور انور نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید کی حضرت منشی ظفر احمد صاحب سے وفات مسیح کے متعلق ہوئی بحث اور اس پر عقلی دلیل کا ذکر فرمایا۔

بعدہ حضور نے ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ وہ رامپور کے ایک نواب کے دربار میں بغیر جھکے زور سے سلام کر کے گئے جس پر وہ سخت ناراض ہوا اور اس نے سخت اقدام کی دھمکی دی جس پر آپ نے جواب دیا کہ میرے خدا کے ہاتھ میں آپ کی گردن ہے جب چاہے وہ آپ کو اس تخت سے اتار دے، ساتھ ہی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعا کے لئے لکھا۔ حضورؑ نے آپ کو استقلال سے اس پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی۔ بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں باوجود صاحب اقتدار ہونے کے خود ہی بے چارہ معزول ہوگیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے توکل علی اللہ کا ایک واقعہ سنایا۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، سبق کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گذر گیا اس فکر میں کہ اگر چلا گیا تو کلاس نہ شروع ہوجائے (حضرت خلیفہ اول پڑھاتے تھے) حتیٰ کہ حدیث کا سبق شروع ہوگیا۔ میں بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہوگیا کہتے ہیں کہ میں ابھی سبق پڑھنے والے طالب علم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ بھی رہا تھا کہ یکا یک سبق کی آواز مدھم ہوگئی اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بنا ہوا کھانا رکھ دیا میں نے خوب مزے لے کر کھانا کھایا اور جب میں سیر ہوگیا تو پھر میری حالت منتقل ہوگئی اور پھر سبق کی آواز آنے لگی مگر اس وقت بھی منہ میں کھانے کی لذت موجود تھی اور پیٹ میں کھانا کھانے کے بعد بوجھل پن موجود تھا اور کھانے کے بعد تازگی پیدا ہوگئی۔

حضور انور نے حضرت منشی ظفر احمد رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کی برکت سے کھانے میں برکت اور دیگر صحابہ کے تائید الٰہی کے بعض اور واقعات بیان فرمائے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ جاری رکھتے ہوئے ایک اور واقع بیان کرتے ہوئے فرمایا: کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سے کشمیر کے مہاراجہ نے ہم سے کہا کہ مولوی جی! آپ ہمیں یہ کہتے ہو کہ تم سوئر کھاتے ہو اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ انگریز بھی سؤر کھاتے ہیں مگر وہ اس طرح ناعاقبت اندیشی سے حملہ نہیں کرتے میں نے کہا کہ وہ گائے کا گوشت بھی کھاتے رہتے ہیں اس سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ یہ سنکر وہ خاموش ہوگئے اور پھر کئی برس تک مجھ سے کوئی مباحثہ نہیں کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو عاجزی اور توکل میں بڑھاتے ہوئے اپنے ایمان میں ترقی عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ کی تائید نصرت کے نظارے ہم اپنے ساتھ بھی دیکھیں اور علم و عمل میں ترقی کرنے والے ہوں اور اس کو بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام سمجھیں۔ تکبر اور دنیاداری سے ہمیشہ بچتے رہیں اور جو سلوک مدد کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ سے رکھا ہمیں بھی ایسے عمل کی توفیق دے کہ ہم اس میں سے حصہ لیتے رہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ جھکنے والے بنیں رہیں اور ہمیشہ اس چشمے سے سیراب ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ ☆☆☆

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔
یہ تبلیغ و تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق خوفناک اور خطرناک حالات میں بھی آنحضرت ﷺ کی ایسی حفاظت فرمائی کہ دشمن جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا اس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی حفاظت کا بھی ایک انتظام فرمایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اپنے خاص ولیوں کو بعض دفعہ نشان کے طور پر بھی حفاظت کے نظارے دکھاتا ہے۔

جب نیکیاں مفقود ہونا شروع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت اٹھ جاتی ہے۔ انہی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے ورنہ جب خدا تعالیٰ کی آخری فیصلہ کُن تقدیر حرکت میں آجائے تو پھر کوئی اس انجام کو ٹالنے والا نہیں ہوتا۔

(اللہ تعالیٰ کی صفت 'وَلِیْ' اور 'وَالِیْ' کے حوالہ سے قرآن مجید، حدیث نبوی اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں بصیرت افروز بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 30/اکتوبر 2009ء بمطابق 30/اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت وَلِیْ کے حوالے سے بعض آیات کا ذکر کیا تھا۔ جن کا بیان اہل لغت نے اپنی لغات میں کیا ہے اور ان کی روشنی میں ایک دو آیات کا مضمون بھی بیان ہوا تھا۔ باقی آیات کچھ رہ گئی تھیں ان میں سے بھی ایک آیت آج بیان کروں گا اور اس کے علاوہ جو مَیں نے اُس دن نہیں پڑھی تھیں ان میں سے بھی ایک آدھ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت وَلِیْ کا ذکر کیا ہوا ہے بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے وَلِیْ اور مَوْلٰی ہونے کا ذکر تو کئی جگہ قرآن کریم میں آتا ہے، تمام آیات تو بیان نہیں کی جاسکتیں جیسا کہ مَیں نے کہا چند بیان کرتا ہوں اور یہ بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر کی روشنی میں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور غیر مومنوں دونوں کو اپنی اس صفت کے حوالے سے توجہ دلائی ہے۔ بلکہ کفار کو تنبیہ بھی کی ہے۔ سورۃ رعد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (الرعد: 12)۔ اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اس کے لئے اس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ مقرر ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو ان کے نفوس میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے بدانجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی کارساز نہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ ہم نے دیکھا چار باتیں بیان فرمائی ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی حفاظت اپنے ہاتھ میں لی ہوئی ہے۔ دوسری یہ کہ قوموں کی حالت کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ان کے عمل کے مطابق کرتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو سزا کا مستوجب قرار دیتا ہے تو اسے ٹالا نہیں جا سکتا اور پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی حقیقی وَلی اور نگران اور محافظ اور مددگار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آیت کے اس حصہ کہ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ:

"خدا تعالیٰ کی طرف سے چوکیدار مقرر ہیں جو اس کے بندوں کو ہر طرف سے یعنی کیا ظاہری طور پر اور کیا باطنی طور پر حفاظت کرتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 79)

یہ حفاظت سب سے زیادہ کن لوگوں کی ہوتی ہے؟ ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کے فرستادوں کی۔ ان کی حفاظت پر سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے اپنا حفاظتی ہاتھ رکھا ہوا ہے، اور آنحضرت ﷺ کی پیدائش کے بعد خدا تعالیٰ کو اگر کوئی سب سے پیارا تھا تو وہ آنحضرت ﷺ کی ذات تھی۔ اور پیدائش سے لے کر وفات تک ہر موقع پر جس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے اس قول کو آپ ﷺ کی ذات پر پورا کر کے دکھایا، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تفسیر میں اسی وجہ سے فرمایا ہے کہ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ یعنی اس کے لئے چوکیدار ہیں۔ لہ کی ضمیر جو ہے آنحضرت ﷺ کی ذات کی طرف پھرتی ہے۔ جہاں ہر موقع پر خدا تعالیٰ کی حفاظت ہمیں نظر آتی ہے۔ مکّہ میں آپ نے جو زندگی گزاری جیسا کہ اسلام کی تاریخ سے ہر ایک پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر آپ کی حفاظت فرمائی۔ سورۃ رعد جس کی مَیں نے آیت پڑھی ہے۔ یہ آپؐ پر مکّہ میں نازل ہوئی تھی جبکہ دشمنی کی ایک انتہا ہوئی ہوئی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ان خوفناک اور خطرناک حالات میں بھی آپؐ کی ایسی حفاظت فرمائی کہ دشمن جو چاہتا تھا، جس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا تھا اس میں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکا۔

بدر کی جنگ میں ہم ظاہری و باطنی حفاظت کا شاندار نظارہ دیکھتے ہیں۔ پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ عامر ابن طفیل ایک سردار تھا۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اگر مَیں مسلمان ہو جاؤں تو کیا آپؐ کے بعد خلافت مجھے مل جائے گی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس شرط لگانے والے اور اس کی قوم کو کبھی بھی خلافت نہیں مل سکتی۔ اس پر وہ ناراض ہو گیا اور کہا کہ مَیں ایسے سوار لاؤں گا جو آپ کو نعوذ باللہ ایسا سبق دیں گے کہ آپ ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تمہیں کبھی اس کی توفیق ہی نہیں دے گا۔ بہرحال وہ اپنے ساتھی کے ساتھ جسے وہ اپنے ساتھ لایا تھا، غصّہ میں واپس لوٹا۔ راستے میں اس کے ساتھی نے اس سے کہا کہ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے آؤ واپس چلتے ہیں۔ مَیں محمد ﷺ کو باتوں میں لگاؤں گا اور تم تلوار کا وار کر کے کام تمام کر دینا۔ عامر کچھ محتاط بھی تھا، لگتا ہے اس کو عقل بھی زیادہ تھی۔ اس نے کہا اس سے تو بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ کے ساتھی ہمیں قتل کر دیں گے۔ اس ساتھی نے جو زیادہ ہی شیطان فطرت تھا کہا کہ ہم اس کے بدلہ میں دِیت دے دیں گے۔ بہرحال اس نے اپنے ساتھی کو منا لیا اور وہ واپس لوٹے۔ عامر کے ساتھی نے آپ ﷺ سے باتیں شروع کیں اور عامر نے پیچھے کھڑے ہو کر تلوار سونتی لیکن وہ آپؐ پر وار نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر آنحضرت ﷺ کا ایسا رعب طاری فرمایا کہ اس کا ہاتھ وہیں کھڑا رہ گیا اور حملے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اتنے میں آنحضرت ﷺ نے مڑ کے دیکھا تو اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ تلوار کا قبضہ ہاتھ میں تھا اور اٹھائی ہوئی تھی۔ تو آپ ﷺ اس کے ارادے کو بھانپ گئے اور پیچھے ہو گئے، ایک طرف ہو گئے۔ اس پر وہ دونوں وہاں سے چپکے سے چلے گئے اور آپ نے ان کو جانے دیا، کچھ نہیں کہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک تو آنحضرت ﷺ کی حفاظت فرمائی اور پھر ان دونوں سے انتقام کس طرح لیا؟ اس کے ساتھی پر تو راستہ میں بجلی گری اور ختم ہو گیا۔ اور عامر کے متعلق آتا ہے کہ وہ کاربنکل ایک بیماری ہے۔ ایک پھوڑا

ہوتا ہے، اس سے ہلاک ہو گیا۔

تو یہ ایک مثال ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مختلف وقتوں میں آپ کی حفاظت کے واقعات ہمیں ملتے ہیں اور چند ایک نہیں بلکہ آپ کی پوری زندگی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جس میں خدا تعالیٰ کی خاص حفاظت فرشتوں کے ذریعے سے نظر آتی ہے۔ اس حفاظت کا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے مکّہ میں کیا تھا مدینہ میں آپ کی تسلی کے لئے اس کا اعادہ فرمایا اور فرمایا وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس (المائدة:68) یعنی اللہ تعالیٰ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''آنحضرت ﷺ کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی یہ پیشگوئی ہے کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاس (المائدة:68) اور پہلی کتابوں میں پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا''۔

(بدر جلد 4 نمبر 31 مورخہ 14 ستمبر 1905ء صفحہ 2۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 415)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ علاوہ فرشتوں کے میرے نزدیک وہ مخلص صحابہ بھی مُعَقِّبَات میں سے تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ ﷺ کے آگے پیچھے لڑنے کا عہد پورا فرمایا۔ اور صحابہ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے آپؐ کی حفاظت کی۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے حفاظت کرنے والے ہیں۔ ایک تو فرشتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا رہا۔ دوسرے اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں کو پابند کر دیا کہ وہ آپ ﷺ کی خاطر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں اور آپؐ کی حفاظت کے لئے ہر وقت حاضر رہیں۔ اُس ایمان کی وجہ سے یہ قربانی دیں جو آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ان صحابہ کے دلوں پر قائم ہوا۔ ان صحابہ نے کسی قومیت یا قبیلے کی وجہ سے آپؐ کا ساتھ نہیں دیا۔ یا کسی دوستی اور ضد کی وجہ سے ساتھ نہیں دیا۔ بعض دفعہ بعض ایسے ساتھی بن جاتے ہیں جو کسی کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ خود بھی اس کے مخالف ہوتے ہیں اور ضد میں ساتھ دے رہے ہوتے ہیں۔ آپؐ کے آگے اور پیچھے لڑنے کے لئے کسی ضد کی وجہ سے یہ لوگ تیار نہیں ہوئے تھے یا کسی حکومت کے خوف کی وجہ سے مجبور نہیں تھے۔ بلکہ اس ایمان کی وجہ سے جو خدا تعالیٰ نے صحابہ کے دلوں میں پیدا کیا تھا خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے آپؐ کی حفاظت کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ پس سب سے زیادہ تو آنحضرت ﷺ کی ذات کی حفاظت کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا۔ لیکن ایک معنی اس کے یہ بھی ہیں جو ہر انسان پر لاگو ہوتے ہیں کیونکہ ہر انسان کی حفاظت کا بھی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہوا ہے۔ اگر وبائی امراض نہ بھی پھیلی ہوں تب بھی فضا میں مختلف قسم کے بیماریوں کے جراثیم ہیں جو انسان کی سانس کے ساتھ جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دفاعی نظام رکھا ہوا ہے جو انسان کے اندر اِن گندے جراثیم کو انسانی جسم کو متاثر کرنے سے باز رکھتا ہے۔ اور اس کے علاوہ اپنے خاص ولیوں کو بعض دفعہ نشان کے طور پر بھی ان چوکیداروں کے ذریعہ سے حفاظت کا نظارہ دکھاتا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے اُن فرستادوں کے لئے نہیں ہوتے بلکہ ان کے ماننے والوں کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔

اس زمانہ میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی نشانی کے طور پر طاعون کی بیماری کا نشان دکھایا تو آپؑ اور آپؑ کے حقیقی ماننے والوں کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمایا۔ چنانچہ جب حکومت نے کہا تھا کہ ٹیکہ لگوایا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشتی نوح میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے''۔ فرمایا کہ ''اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا''۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 1-2) اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح باوجود بڑے وسیع پیمانے پر طاعون پھیلنے کے اور کئی سال تک یہ وبا چلتے چلے جانے کے (پانچ چھ سال کے عرصے پر محیط ہے) اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی محفوظ رہے۔

پھر بیماریوں کے علاوہ بھی مختلف قسم کے صدمات ہیں۔ مال کا صدمہ انسان کو پہنچتا ہے۔ اولاد کا صدمہ انسان کو پہنچتا ہے۔ عزت کا صدمہ پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے یہ طاقت دیتا ہے تو انسان وہ برداشت کر سکتا ہے۔ ورنہ انسان اس صدمہ سے ہی پاگل ہو جاتا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا ایک طریقہ ہے۔ بعض انسانوں پر ان صدمات کے اثرات نظر بھی آتے ہیں اور عجیب ذہنی کیفیت ان کی ہوئی ہوتی ہے۔ بلکہ اس حالت میں پھر بعض دفعہ بعض لوگوں کو جو صدمات پہنچتے ہیں ان کا خدا تعالیٰ سے بھی یقین اٹھ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے خلاف بول رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ نمونے جو اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دکھاتا ہے وہ اس طرف توجہ دلانے والے ہونے چاہئیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو اور اس کی حفاظت کا انتظام نہ ہو تو انسان کی زندگی چل ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی حفاظت کی وجہ سے انسان کی زندگی کا جو ایک ایک لمحہ ہے اللہ تعالیٰ اس میں اپنے نیک بندوں سے خاص سلوک فرماتا ہے اور وہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا کو پیش نظر رکھتے ہیں اور صدمات اور مصائب میں جب بھی وہ ان پر آتے ہیں تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں اور پھر اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی جو رحمت ہے وہ انہیں سمیٹتی چلی جاتی ہے اور انہیں ہر مصیبت اور مشکل کے بدنتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔ پھر قانون قدرت کے تحت اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا اثر کیونکہ تمام مخلوق اور تمام انسانوں کو پہنچ رہا ہے جس میں خدا تعالیٰ کو ماننے والے اور نہ ماننے والے سب شامل ہیں تو اس مضمون میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے انکاری اور کافروں کے لئے بھی سبق ہے کہ اگر شرارتوں میں بڑھتے رہے تو اللہ تعالیٰ جو تمہیں آرام مہیا کرنے والا ہے اور حفاظت کے سامان کرنے والا ہے اپنی حفاظت واپس بھی لے سکتا ہے اور ایسی صورت میں تمہاری تباہی لازمی ہے۔

پھر اس آیت میں خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ لَایُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد: 12) یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی اندرونی حالت کو نہ بدلیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نیکوں کے متعلق اپنا رویہ نہیں بدلتا۔ جو نیک لوگ ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہمیشہ فیض پاتے چلے جاتے ہیں۔ جب تک ان میں نیکیاں رہیں گی، جب تک وہ خدا تعالیٰ کے احکامات کے پابند رہیں گے، جب تک وہ حقوق اللہ کی ادائیگی کرتے رہیں گے، جب تک وہ حقوق العباد خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہیں گے، جب تک وہ من حیث الجماعت نیکیوں پر قائم رہیں گے تو وہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل، اس کی رحمت، اس کے انعامات اس وقت اٹھنا شروع ہوتے ہیں جب لوگ اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی بجائے شیطان کو اپنا ولی بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ نیکیاں جو ہیں وہ مفقود ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ ظلم بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ سفّاکی جنم لینا شروع کر دیتی ہے۔ حقوق غصب کئے جانے لگتے ہیں۔ حکومتی کارندے رشوت اور ناانصافی میں تمام حدود پھلانگنے لگ جاتے ہیں۔ ہر شخص دوسرے کے مال پر نظر رکھ رہا ہوتا ہے۔ مذہب کے نام پر خون کئے جاتے ہیں۔ تو اُس وقت پھر اللہ تعالیٰ اپنی امان اور حفاظت اٹھا لیتا ہے۔

پس اس حصہ آیت کا صرف یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ بُروں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتا بلکہ یہ ہے کہ نیکوں کے بارے میں خدا تعالیٰ اپنے رویّہ کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود بدیوں اور برائیوں میں اپنے آپ کو مبتلا کر کے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے آپ کو محروم نہ کر لیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔ دنیاوی تاریخ تو ہمیں اس انجام کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے حوالے سے نہیں دکھاتی۔ لیکن مذہبی تاریخ اس بات پر گواہ ہے۔ قرآن کریم کھول کھول کر اس بات کو ہمارے سامنے بیان فرماتا ہے کہ جب برائیاں قوموں میں جنم لینے لگتی ہیں۔ جب نیکیاں مفقود ہونا شروع ہو جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی امان اور حفاظت اٹھ جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ ایک دفعہ تم نے کلمہ پڑھ لیا تو ہمیشہ کے لئے پناہ میں آ گئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک اصولی بات بتا کر ہوشیار کر دیا کہ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اصل شرط ہے۔ یہاں اس حصہ آیت میں تو یہ بیان نہیں ہوئی۔ دوسری بے شمار جگہ قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے کہ ایمان لانے کے بعد جو نیک اعمال ہیں وہ اصل شرط ہیں۔ پس آج پوری امت کے لئے اور خاص طور پر ان مسلمان ملکوں کے لئے بھی سوچنے کا مقام ہے جو ظلم و تعدی میں بڑھ رہے ہیں۔ شرفاء کو ختم کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اگلی بات فرمائی اور اس پر آجکل غور کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے خاص طور پر پاکستانیوں کو توبہ اور استغفار کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَہٗ کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بد انجام کا فیصلہ کر لے تو اسے ٹالنا ممکن نہیں۔ پس ضرورت ہے کہ کسی آخری فیصلہ سے پہلے اپنی حالتوں کو پھر نیکیوں کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔ کاش ہمارے لوگ یہ سمجھ لیں۔ ملک کے لوگوں کو اس کی عقل آ جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ''انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے۔ خدا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَایُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (الرعد: 12) اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ کرے''۔

(البدر جلد 2 نمبر 14۔ مورخہ 24 اپریل 1903ء صفحہ 109)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ''جب لوگوں نے اپنے افعال اور اعمال سے غضب الٰہی کے جوش کو بھڑکایا اور بدعملیوں سے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا کہ خوف خدا اور تقویٰ و طہارت کی ہر ایک راہ کو چھوڑ دیا اور بجائے اس کے طرح طرح کے فسق و فجور کو اختیار کر لیا اور خدا تعالیٰ پر ایمان سے بالکل ہاتھ دھو دیا۔ دہریت اندھیری رات کی طرح دنیا پر محیط ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کے نورانی چہرے کو ظلمت کے نیچے دبا دیا تو خدا نے اس عذاب کو نازل کیا تا لوگ خدا کے چہرے کو دیکھ لیں اور اس کی طرف رجوع کریں''۔

(البدر جلد 3 نمبر 25 مورخہ یکم جولائی 1904ء صفحہ 3)

پس خدا تعالیٰ کے عذاب کسی بھی رنگ میں آئیں، اس وقت آتے ہیں جب یہ کیفیت ہوتی ہے جو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو۔ یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے‘‘۔ (الحکم جلد 8 نمبر 31 مورخہ 17 ستمبر 1904ء صفحہ 2)۔

یعنی پھر وہ اپنی نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات اس پر نازل ہوتے ہیں۔ برائیوں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے جو آثار نظر آ رہے ہوتے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں۔ پس آجکل مسلم اُمّہ کو بھی سوچنے اور بہت سوچنے اور استغفار کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے کہ ان کو عقل آ جائے۔ احمدی بھی جہاں ان کے تعلقات ہیں ان کو اس بات کو سمجھانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا لَهُم مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ (الرعد: 12) اور اللہ کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ کوئی والی نہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو حفاظت میں رکھنے والا ہے یا مددگار ہے یا اپنے بندوں کی ہر شر کے خلاف نگرانی کرنے والا ہے تو اس کی تلاش کی ضرورت ہے۔ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے اور وہ کہاں ملتا ہے۔ اگر باوجود نمازیں پڑھنے کے نتیجے نہیں نکل رہے، وہ نتیجے نہیں نکل رہے جو آخری نتیجے ہوں۔ اگر باوجود روزوں کے قومی لحاظ سے انحطاط پذیری ہے۔ اگر باوجود لاکھوں لوگوں کے حج کا فریضہ ادا کرنے کے بہتری کے نشانات نظر نہیں آ رہے تو یقیناً ان سب عبادتوں کا حق ادا کرنے میں کہیں نہ کہیں کمی ہے۔ اللہ کرے اُمّت کو اس کی سمجھ آ جائے اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی رجوع کرنے والے ہوں۔

اس مضمون کو خدا تعالیٰ نے سورۂ انفال میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (الانفال: 54) یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو۔ یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں اور یاد رکھو کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اسے مزید کھول دیا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو تبدیل نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود اپنی حالت اس نعمت سے محرومی کی نہ بنا لے اللہ تعالیٰ کسی سے کوئی دی ہوئی نعمت نہیں چھینتا۔ انسان خود اپنے اعمال کی وجہ سے، اپنی بدبختی کی وجہ سے، اپنی بدقسمتی کی وجہ سے ان نعمتوں کو ضائع کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہمارے سامنے قرآن کریم میں آ گیا ہے۔ یہ صرف پرانے لوگوں کے قصّے بیان کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کو بھی ہوشیار کرنے کے لئے ہے کہ یہ کتنی بڑی نعمت تمہیں مل گئی ہے اس کی قدر کرنا۔ اس نعمت کو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (المائدہ: 4) کہ اپنی نعمت کو مَیں نے پورا کر دیا۔ پس یہ نعمت آخری شرعی کتاب کی صورت میں، قرآن کریم کی صورت میں ہمیں ملی۔ عمل کا حکم ہے اور جب اس پر عمل ہوگا تو تب ہی نیکیاں قائم ہوں گی اور جب نیکیاں قائم ہوں گی تو پھر جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے خدا تعالیٰ اپنی حفاظت میں لے لے گا۔ اپنے مولیٰ ہونے کا ثبوت دے گا۔ اس کے نظارے دکھائے گا۔ جو حالؔی نے کہا تھا اس سے یہ مزید واضح ہوتا ہے کہ ع

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی

اور اس کا نتیجہ پھر یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے محروم ہو گئے۔ نعمت کو ضائع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت بھی اٹھ گئی۔ غیر ہم پر حکومت کرنے لگ گیا۔ کیا اب بھی مسلمانوں کو سمجھ نہیں آئے گی کہ وہ اُمّت جس کے بارہ میں قرآن کریم نے اعلان فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا تھا کہ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران: نمبر 111) کہ تم وہ بہترین اُمّت ہو جو لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ وہ اُمّت جو فائدے کے لئے پیدا کی گئی تھی وہ اس انعام سے محروم کیوں ہو رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو اسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا تھا۔ لیکن انعامات سے محرومی کیوں ہے؟ اس لئے کہ اپنے لوگوں کے گلے کاٹے جا رہے ہیں۔ کہیں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کئے جاتے ہیں۔ اب کل پرسوں ہی پشاور میں جو دھماکہ ہوا، معصوم جانیں ضائع ہوئیں وہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہیں خودکش حملے ہو رہے ہیں۔ کہیں مذہب کے نام پر احمدیوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے یا بعض دوسرے لوگوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ یہ کون سی خیر ہے جو اُمّت کے نام نہاد علماء کے ٹولے کے پیچھے چل کر تقسیم کی جا رہی ہے یا جس کو تقسیم کرنے کے لئے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ پس سوچنے کا مقام ہے۔ اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جب خدا تعالیٰ کی آخری فیصلہ کُن تقدیر حرکت میں آ جائے تو پھر کوئی اس انجام کو ٹالنے والا نہیں ہوتا۔ دوسروں کے نمونے بھی اصلاح کا باعث بنتے ہیں اور بننے چاہئیں۔

یہ احمدیوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اپنے بھی جائزے لیتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ ہمیشہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں۔ ہمیشہ ہم اپنے اعمال پر نظر رکھنے والے ہوں۔ ہمیشہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار رہیں۔ اور اگر یہ رہے گا تو پھر خدا تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہمارا مولیٰ، ہمارا نصیر ہونے کا نظارہ دکھاتا چلا جائے گا۔ کوئی نہیں جو جماعت کو نقصان پہنچا سکے۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ۔ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (الحج: 79)۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کے یہ فرائض ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز کو قائم کریں اور اس قیام نماز سے ان میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی کی طرف توجہ دیں۔ اپنے مالوں کو پاک کریں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو مضبوطی سے پکڑیں۔ کیونکہ اس کے احکامات پر عمل ہی اس بات کا ثبوت ہوگا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو اپنا آقا و مولیٰ سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں۔ اور اس یقین پر قائم ہیں کہ وہی ہر آن ہمارا آقا و مولیٰ ہے اور رہے گا۔

قرآن کریم میں ایک اور جگہ سورۃ مائدہ میں اسی مضمون کو اس طرح بھی بیان کیا گیا ہے اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (المائدۃ: 56-57) یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا کے حضور جھکے رہنے والے ہیں۔ اور جو اللہ کو دوست بنائے اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تو اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والا ہے۔ یہ وہی باتیں ہیں۔ اس میں رَاكِعُوْنَ کا لفظ آیا ہے اور رَاكِعُوْنَ کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے اور خالصتاً اس کے حضور جھکتے ہوئے سب کچھ اسی کو سمجھنے والے ہوں۔ کسی بھی قسم کا شرک، کسی بھی قسم کی دوسری ملونیاں ان کے دین میں شامل نہ ہوں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا دوست اور وَلی ہے اور اس کا رسول بھی اور مومن بھی اور مومنین کی یہی جماعت ہے جس نے پھر غالب آنا ہے اور اسی کے لئے غلبہ مقدر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے جو دوست ہیں اللہ تعالیٰ کے جو ولی ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہو جاتا ہے اور ان کو یقیناً غالب کرتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (یہ حدیث قدسی ہے) جس نے میرے ولی سے دشمنی اختیار کی تو مَیں نے اس کے ساتھ اعلان جنگ کر دیا۔ مجھے یہ چیز سب سے زیادہ پسند ہے کہ میرا بندہ فرض کی ہوئی چیزوں کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرے۔ (فرائض کیا ہیں؟ قرآن کریم میں تلاش کرنے ہوں گے فرائض۔ اور سب سے زیادہ فرض عبادات ہیں۔ روزانہ کی نمازیں ہیں) اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اسے پیار کرنے لگتا ہوں اور جب مَیں اسے پیار کرنے لگ جاتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو مَیں اسے ضرور عطا کروں گا اور اگر وہ میری پناہ چاہے گا تو مَیں ضرور اسے پناہ دوں گا۔ کسی چیز کے کرنے میں مجھے کبھی تردّد نہیں ہوا (جیسا) ایک مومن کی جان نکالتے ہوئے تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اور اسے تکلیف دینا مجھے ناپسند ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الرقاق باب التواضع۔ حدیث نمبر 6502)

تو اللہ تعالیٰ اس طرح اپنے بندوں کا خیال اور لحاظ رکھتا ہے۔ پس اگر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ اس کے حقوق ادا کئے جائیں۔ اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ تقویٰ کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا پھر مولیٰ بنتا ہے۔ جیسا کہ حدیث سے بھی ہمیں واضح ہوا۔ پھر اس کی ہر حرکت و سکون میں اللہ تعالیٰ کا عمل دخل شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اپنے حقیقی آقا و مولیٰ سے ہمیشہ جڑے رہیں تا کہ ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

☆☆☆☆

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

مسلمان اختلاف کو چھوڑ کر اتحاد کی طرف آئیں!

(مکرم محمد عظمۃ اللہ صاحب قریشی۔ بنگلور)

مورخہ ۲۵ دسمبر ۲۰۰۹ء کے روزنامہ سالار کے صفحہ ۱۲ پر نام نہاد جمیعۃ علماء کرناٹک کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا، عنوان تھا: ’’قادیانیوں کے مکرو فریب سے ہوشیار‘‘ انہوں نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین آخری نبی ہونے کے منکر ’’قادیانی‘‘ جو اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں کا کفر کھلا ہوا ہے۔ (سالار بنگلور)

جواب: خاتم کا معنی عرب ہمیشہ بہترین زمانی لحاظ سے نہیں بلکہ مقام کے لحاظ سے آخری کا لیتا ہے وہ جس کے اوپر اس چیز کا مقام ختم ہو جائے وہ مضمون ختم ہو جائے اور یہ محاورہ عربی کا اسی طرح ہے جس طرح اردو میں کہتے ہیں ’’اس پر بات ختم ہوگئی‘‘ انگریزی میں کہتے ہیں Is the last of thing یہ ایک محاورہ ہے زبانوں کا جو دنیا کی زبانوں میں پایا جاتا ہے۔ ان معنوں میں ہمارا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں اور ان پر نبوت کا مضمون ختم ہوگیا۔ نبوت جو کچھ انسان کو عطا کر سکتی تھی اس سے زیادہ نہیں کر سکتی۔ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے جبکہ آغاز انسانیت بھی نہیں ہوا تھا۔ اس وقت بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں عائد ہوتا۔ اس لئے خاتم کی یہ تعریف Time less ہے۔

دوسرا معنی خاتم کا جو ہم لیتے ہیں وہ ہے سند۔ اسی لئے بعض جگہ قرآن کریم میں Seal of prophet ترجمہ کیا گیا ہے اور وہ مضمون انگوٹھی سے لیا گیا ہے۔ کیونکہ خاتم کا لفظی ترجمہ انگوٹھی ہے۔ انگوٹھی کو پرانے زمانوں میں مہر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ اس لحاظ سے دوسرا معنی خاتم کا یہ بنتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سند ہے نبوت میں، آپؐ کا فعل سند ہے نبوت میں، کسی اور نبی کے اوپر حضورؐ کی نبوت نہیں پرکھی جا سکتی مگر حضورؐ پر ہر نبی کی صداقت پرکھی جا سکتی ہے۔ یہ مضمون ہر مقام پر برار بیٹھتا ہے۔ تیسرا معنی ہم یہ لیتے ہیں کہ انگوٹھی زینت کیلئے بھی استعمال ہوتی ہے اور عرب خاتم کے لفظ کو بطور زینت کے بھی استعمال کرتا تھا۔ ان معنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کا یہ معنی بنے گا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو زمرہ انبیاء کی رونق آ گئی انبیاء کی زینت آ گئی جس سے یہ محفل سجی۔ اگر آپؐ نہ آئے ہوتے تو یہ محفل بے رونق رہتی یعنی مجلس میں شان نہ پیدا ہوتی۔ شاعروں کے اوپر بھی آپ لگا کر دیکھ لیجئے۔ اب گز تو ریشم کو بھی ویسے ہی ناپتا ہے لٹھے کو بھی ویسے ناپتا ہے وہ گز تو قابل اعتبار نہیں ہوگا جو ریشم کی دفعہ لمبا ہو جائے اور لٹھے کی دفعہ چھوٹا ہو جائے۔ پس اگر آپ دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ خاتمیت کا مفہوم سمجھنا چاہتے ہیں تو تمام عرب محاورہ ہے کو اور آنحضرتؐ کے اپنے محاورے کو اس کی فلاسفی کو سمجھئے اور استعمال کر کے دیکھ لیں۔

(مجلس عرفان کراچی)۔

اس حقیقت کے ثبوت میں برصغیر پاک و ہند اور بلادِ عربیہ کی اکتالیس مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں ان میں سے چند اک درج ذیل کی جاتی ہیں:۔

(۱) حضرت علی خاتم الاولیاء ہیں۔ (تفسیر صافی سورۃ احزاب) امام شافعی خاتم الاولیاء تھے (استحفۃ السنۃ صفحہ ۴۵) (۳) شیخ ابن العربی خاتم الاولیاء تھے (سرورق فتوحات مکیہ) (۴) السید احمد السنوسی خاتم المجاہدین تھے (اخبار الجامعۃ الاسلامیہ فلسطین ۲۷ محرم ۱۳۵۲) (۵) حبیب شیزاری کو ایران میں خاتم الشعراء سمجھا جاتا ہے (حیات سعدی صفحہ ۸۷) (۶) شیخ علی حزیں کو ہندوستان میں خاتم الشعراء سمجھا جاتا ہے (حیات سعدی صفحہ ۱۱۷) (۷) حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کو خاتم المحد ثین لکھا جاتا ہے (عجالہ نافعہ) (۸) امام سیوطی کو خاتمۃ المحقق لکھا گیا ہے (سرورق تفسیر اتقان) (۹) مولوی انور شاہ صاحب کاشمیری کو خاتم المحد ثین لکھا گیا ہے (کتاب الرئیس الاحرار صفحہ ۹۹) (۱۰) جناب مولانا حالی حضرت شیخ سعدی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

’’ہمارے نزدیک جس طرح طعن و ضرب اور جنگ و حرب کا بیان فردوسی پر ختم ہے۔ اسی طرح اخلاق نصیحت و پند عشق و جوانی، ظرافت و مزاح، زہد و ریا وغیرہ کا بیان شیخ پر ختم ہے‘‘ (رسالہ حیات سعدی صفحہ ۱۰۸) (۱۱) حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تحریر فرماتے ہیں: ’’سو جن میں اس صفت کا زیادہ ظہور ہو جو خاتم الصفات ہو یعنی اس سے اُوپر اور صفت ممکن الظہور یعنی لائق انتقال و عطائے مخلوقات نہ ہو وہ شخص مخلوقات میں خاتم المراتب ہوگا اور وہی شخص سب کا سردار اور سب سے افضل ہوگا‘‘ (رسالہ انتصار الاسلام صفحہ ۴۵)

ان استعمالات سے ظاہر ہے کہ اہل عرب اور دوسرے محققین علماء کے نزدیک جب بھی کسی ممدوح کو خاتم الشعرا یا خاتم الفقہاء یا خاتم المحد ثین یا خاتم المفسرین کہا جاتا ہے تو اس کے معنی بہترین شاعر، سب سے بڑا فقیہ اور سب سے بلند مرتبہ محدث یا مفسر کے ہوتے ہیں۔ ان معنوں کے رو سے خاتم النبیین کے یہ معنی ہوں گے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت و رسالت کا ہر کمال ختم ہے۔ آپ سے بڑا آپؐ کے برابر کوئی نبی نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ گویا آپؐ افضل الانبیاء اور سید المرسلین ہیں اور آپؐ سب نبیوں کے کمالات کے جامع ہیں۔ خاتم النبیین کے ان معنوں پر علمائے اُمت کا اتفاق رہا ہے اور جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے یہ معنی بھی ہر پہلو سے تسلیم کرتی ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ’’میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سُوءِ ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا میں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اُس کو نکال دوں‘‘۔

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

جماعت احمدیہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رنگ میں خاتم النبیین مانتی ہے کوئی اس کا اندازہ لگا نہیں سکتا۔ بحر حال اب آئیے ہمارے مدّ مقابل ان دیوبندی احراری مولویوں کے عقائد کیا ہے وہ بھی جان لیں۔

دیوبندی احراری ختم نبوت کے منکر ہیں:۔

۱۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے اپنے استاد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر مرثیہ میں لکھا کہ وہ بانی اسلام کے ثانی ہیں۔ اور لکھا کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی تو وفات کا نقشہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ دیکھئے! کیا فرماتے ہیں:۔

زبان پر اہل اھواء کی ہے کیوں اعل ھبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(نعوذ باللہ من ذالک)

وفات سرور عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی

۲۔ دیوبندی احراری مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا کلمہ پڑھتے ہیں اور آپ کو رسول مانتے ہیں دیوبندی احراری مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا درود پڑھتے ہیں۔ **اللھم صل علی سیدنا نبینا مولانا اشرف علی۔**

(رسالہ الامداد صفحہ ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵ مطبوعہ تھانہ بھون)

غیر مسلم وزیر اعظم کو رسول اسلام کہا۔ غیر مسلم سیاسی لیڈر کو نبی بالقویٰ کہا۔ غیر مسلم وزیر اعظم کو محض تنخواہ کیلئے آئمہ کا امام قرار دیکر خدا کی طرف سے آئے ہوئے امام الزماں کا رد کیا اور منکر خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور دو ہزار سال پہلے کے بنی اسرائیل کے ایک وفات یافتہ نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لا کر بابری مسجد کے تالے کی طرح ختم نبوت کی مہر کو توڑ کر جرم عظیم کا ارتکاب کرنے والے یہ مولوی اپنے گناہوں کو معصوم احمدیوں کو سر تھوپ کر خود کو دودھ کا دھولا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ یہی ہیں سب سے بڑے منکر ختم نبوت۔ دراصل یہ اپنی روزی روٹی کی حفاظت کی خاطر سفید لبادہ میں معصوم بن کر کسی نہ کسی فرقہ کے خلاف محاذ کھول لیتے ہیں۔ غالب نے کہا تھا:

غالب برا نہ مان جو واعظ برا کہے
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب اچھا کہیں جسے

پھر اخبار مذکور نے لکھا ہے: ۱۹۹۴ء میں جمیعۃ علماء کرناٹک کی جانب سے ۳ روزہ ’’ردقادیانیت‘‘ تربیتی کیمپ اور اجلاس عام کے انعقاد کے بعد صوبہ کرناٹک کے عوام اس فتنہ سے پوری طرح باخبر ہیں۔ لیکن اپنے اپنے ایمان کی حفاظت و بقا کے لئے ہر وقت چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔

رد قادیانیت یارد مامور من اللہ:

ہے پرے ادراک سے اپنا مسجود
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(غالب)

رد قادیانیت دراصل مامور من اللہ یا رو امام الزمان کا انکار ہے۔ یہ سلسلہ یا تاریخ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جتنے بھی پیغمبر نبی یا رسول آئے ان سب کا رد یا انکار پر مبنی ہے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام کا انکار ابلیس لعین نے کیا اور راندہ درگاہ رب العزت ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم میں سے آپ کے منکر خود آپ کا بیٹا اسی ردکی وجہ سے غرق آب ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت کا انکار و ردنمرود نے کیا اور تباہ برباد ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماموریت کا رد یا انکار وقت کے جابر بادشاہ فرعون نے کیا اور ظلم ڈھایا پھر غرق آب ہوا اور قصہ پارینہ بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماموریت کا رد ہوا آپ کا انکار کرتے ہوئے آپ کو صلیب پر لٹکا دیا گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا کر کشمیر بھیج دیا اور دشمن ذلیل ہو کر تباہ ہوئے۔

پھر ہمارے پیارے آقا سرور کائنات محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپؐ کی ماموریت و نبوت کا رد و انکار مکہ کے جابر سرداروں نے کیا، ظلم پر ظلم ڈھائے، ان کفار مکہ نے تین سال تک کے محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی چھوٹی سی جماعت کا بائیکاٹ کر کے کھانا پانی بند کر دیا۔ آپؐ کو شعب ابی طالب میں پناہ لینی پڑی۔ آخر پر وہی لوگ آپؐ کی غلامی میں آئے یا قتل ہو کر مرے سارا عرب اسلام کو نور سے منور ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت محمدیہؐ میں یہ سلسلہ، یہ تاریخ سلف صالحین کے ساتھ پھر اولیاء اللہ کے ساتھ، خاص کر مجددین سے وابستہ رہی ہے اور آج بھی یہ تاریخ پھر سے دوہرائی جا رہی ہے۔ یہ تاریخ ۱۹۹۴ء میں نہیں بنی۔ یہ کیمپ ۱۹۹۴ء کے نہیں ہیں بلکہ آدم علیہ السلام کے زمانہ آپؐ کی نبوت کے زمانہ سے جاری ہیں کسی ملا میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اس تاریخ کو بدل دے۔ مامور من اللہ کی راہ میں حائل ہو کر اس کے دعوت الی اللہ کے کام

کو روک دے اور اس کے مشن کو ناکام بنادے پس اے مولویو! ہوش کے ناخن لو۔ پاکستان کے ملاؤں کی غلطی اور جرم کو بھارت میں نہ دوہراؤ ورنہ وہی عذاب خدا کے غضب سے یہاں بھی بھڑکے گا۔

اخبار مذکور نے مزید لکھا ’’لہٰذا جمعیۃ علماء کرناٹک تمام برادران اسلام کو مطلع کرتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کفر ہے‘‘

(روزنامہ سالار بنگلور)

جواب :حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اسلام کے بنیادی عقائد میں کبھی نہیں رہا۔نہ اسلام کے ارکان میں ہے نہ عقائد میں ہے۔ یہ ان ملاؤں کی منافقت بھری سیاسی اختراع ہے۔ ان مولویوں کی ایجادات کے خلاف قرآن کریم فرماتا ہے۔

’’اور جب اللہ نے نبیوں کا مشاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اُس کی مدد کروگے۔کہا گیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔اس لئے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ (سورۃ آل عمران آیت میثاق النبیین)

پھر سورۃ احزاب جس میں آیت خاتم النبیین آتی ہے اور وہیں اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران کی میثاق والی آیت کا ذکر کر کے فرمایا ہے’’ اور جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے بھی اور نوح سے اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے اور ہم نے ان سے بہت پختہ عہد لیا تھا (سورہ احزاب)

’’جب تجھ سے بھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ عہد لیا تو پھر اس کے برخلاف بات کرنا ایمان اور تقویٰ سے دور ہے۔پس جو شخص قرآن کے خلاف جا کر بات کرتا ہے وہی کافر ہے۔

پھر اخبار نے لکھا ہے: اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کی آمد قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔ دونوں کی آمد قرب قیامت میں ہوگی انشاء اللہ۔حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مہدی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور تدفین بیت المقدس میں ہوگی۔لہٰذا مسلمان اس قسم کے مکرو فریب اور دھوکے سے اپنے آپ کو بچائے۔

(سالار ۲۵ ستمبر ۲۰۰۹)

جواب :قرآن کریم کی تیس آیات سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ یہاں قرآن کریم سے چار آیتیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

ا۔’’جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰؑ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور عزت دینے والا ہوں تجھ کو اور یہودنا کے اعتراضات سے تجھے بَری الذمہ کرنے والا ہوں اور تیرے ماننے والوں کو قیامت تک نہ ماننے والوں پر غالب کرنے والا ہوں‘‘۔

(آل عمران)

۲۔’’نہیں مسیح ابن مریم مگر ایک رسول البتہ آپ سے پہلے رسول سب فوت ہوچکے ہیں آپ کی والدہ راستباز تھی وہ دونوں ماں بیٹا کھانا کھایا کرتے تھے‘‘۔

(سورہ المائدہ)

۳۔’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے کے سب رسول فوت ہوچکے ہیں پس اگر یہ مرجائے یا قتل کیا جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے‘‘(آل عمران)

۴۔کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپؐ آسمان پر جائیں اور وہاں سے کتاب لائیں جس کو پڑھ کر ہم آپؐ پر ایمان لائیں۔آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں یہ حکم دیا کہ’’ کہو میرا رب پاک ہے، میں بندہ رسول ہوں‘‘

(بنی اسرائیل)

یعنی اللہ کی قدرت میں تو کسی قسم کا نقص نہیں، لیکن بشر اور رسول کو آسمان پر لے جانا سنت اللہ نہیں۔پس ان آیات کے برخلاف عقیدہ رکھنا کفر نہیں تو پھر کیا ہے۔

حدیث شریف:

ا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ ہو وہ عیسیٰ بن مریم سے ملے۔ اس کے امام مہدی حَکم اور عَدل ہونے کی حالت میں وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔‘‘

(مسند احمد بن حنبل بروایت ابوہریرہؓ جلد ۲ نمبر ۱۴۷)

۲۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمت کو فرماتے ہیں :’’تم کیسے ہوگے جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا‘‘(صحیح بخاری)

۳۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسیح موعود یا جوج ماجوج کے زور سے زمانہ میں آئے گا تو مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دشمن کے نرغہ میں محصور ہوجائیں گے...... پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی خدا کے حضور دعا اور تضرع کے ساتھ رجوع کریں گے...... اور اس دعا کے نتیجہ میں مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی مشکلات کے بھنور سے نجات پا کر دشمن کے کیمپ میں گھس جائیں گے۔لیکن وہاں نئی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی...... اور پھر مسیح نبی اللہ اور اس کے صحابی دوبارہ خدا کے حضور دعا کرتے ہوئے جھکیں گے اور خدا ان کی مشکلات کو دور فرمادے گا۔وغیرہ وغیرہ

(مسلم باب ذکر الدجال)

مندرجہ بالا حدیث میں آنے والے مسیح موعود کو چار مرتبہ نبی اللہ کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب فرمایا ہے۔ پس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اپنے آپ کو نبی اللہ کے طور پر پیش کیا ہے تو اُنہی معنی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۴۔حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

اعلان نکاح

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۳ جنوری ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر وعصر مسجد فضل لندن میں خاکسار کے بیٹے عزیز طارق انعام غوری کا نکاح پڑھا جو عزیزہ سعدیہ سلمٰی بنت مکرم چوہدری منصور احمد صاحب کاہلوں نائب صدر صفِ دوئم مجلس انصار اللہ یو کے کے ساتھ گیارہ ہزار پونڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزہ سعدیہ سلمٰی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی ٹی ریٹائرڈ نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری ناز احمد صاحب ناصر آنریری خادم سلسلہ وکالت تبشیر لندن کی نواسی ہے اور عزیز طارق انعام غوری مکرم محمد امام غوری صاحب مرحوم حیدر آباد کا پوتا اور مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی درویش مرحوم کا نواسہ ہے۔

قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ومثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔اعانت بدر ۲۵۰ روپے۔ (محمد انعام غوری۔ناظر اعلیٰ قادیان)

’’امام مہدی موعود پر چمِ محمدی کا علمبردار اور صاحب دولتِ احمدیہ ہوگا‘‘

(ینابیع المودۃ الجزء الثالث صفحہ ۵۸)

۵۔حضرت امام علی القادری رحمۃ اللہ نے فرمایا:

’’یعنی آخری زمانے میں اُمت مسلمہ کے تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ اہل سنت کا صرف وہ فرقہ ہوگا جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا‘‘

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

(۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مومنوں کی ایک جماعت ہندوستان میں مخالفین اسلام سے جہاد کرے گی اور وہ مہدیؑ کے ساتھ ہوگی۔اُس کا نام احمد ہوگا‘‘

(النجم الثاقب)

(۷) حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

’’میں ایک عجیب بات خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کے خبر دینے سے بتاتا ہوں جسے کسی نے نہیں سنا اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے جب کہ حقیقت محمدیؐ اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہوجائے گی......اس وقت حقیقت محمدیؐ حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی اور احمدیت خدا کی صفتِ احد کی مظہر ہوگی‘‘(رسالہ مبدء معاد صفحہ ۵۸)

پس احمدیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے وقت مقررہ پر ضرور غالب آجائے گی۔کسی کے روکے یہ سیلاب رکنے والا نہیں ہے۔مگر تقویٰ کے ساتھ مندرجہ بالا حقائق وشواہد کی روشنی میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ ماموریت کو پرکھیں، صداقت کھلے تو قبول کریں۔اس کے برعکس اپنی دکانداری کی حفاظت میں مامور من اللہ کا انکار، اُس پر شوخی واستہزا یقیناً اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا کر آگ میں پڑنے والی باتیں ہوں گی۔

’’مولانا مدنی کے اعتراض پر پرنب مکھر جی کا دورہ قادیان منسوخ‘‘

ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ان بد باطن ملاؤں کی بوکھلاہٹ کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو:۔

چند اخبارات بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے نظر آئے۔

سہارنپور ۲۸ دسمبر (یو این آئی) جمعیۃ العلماء ہند کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد مدنی (ایم پی) کی جانب سے لکھے گئے خط کے بعد مرکزی وزیر پرنب مکھر جی نے قادیان میں سالانہ جلسہ میں شرکت نہ کرنے کا فیصلہ کیا......مجلس احرار اسلام کے امیر اور پنجاب کے شاہی امام مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانیوی کی جانب سے پرنب مکھر جی کے دورہ کے خلاف پنجاب بھر میں ہوئے احتجاجی مظاہروں کو درست قرار دیتے......)

(سالار ۲۹ دسمبر ۲۰۰۹ء)

حقیقت: جناب شری پرنب مکھر جی صاحب کے قادیان نہ آنے کی حقیقت ،جس کا اظہار کانگریس کے حلقہ گورداسپور کے ایم پی سردار پرتاپ سنگھ باجوہ صاحب نے کیا، یہ ہے کہ پرنب مکھر جی صاحب موصوف کو ہنگامی طور پر تلنگانہ کی ایک کمیٹی میں شامل ہونے کیلئے آندھرا پردیش جانا پڑا۔جس کی وجہ سے وہ قادیان نہیں آسکے۔اس پر ان احراری دیوبندی مولویوں نے سمجھ لیا کہ شائد انہوں نے احتجاج کر کے کوئی بڑا میدان مار لیا ہے۔خیر! ہمیں تو اس سے فرق نہیں پڑتا کہ جناب مکھر جی صاحب قادیان کے جلسہ میں آتے ہیں یا نہیں آتے لیکن اصل حقیقت وہی ہے جس کا اظہار ایم پی صاحب نے کیا اور جو اگلے روز کے مختلف

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
047-6215747

اخبارات مثلاً دینک بھاسکر وغیرہ میں شائع ہوئی۔

تحقیقاتی عدالت:

اسلام ان کیلئے ایک حربہ کی حیثیت رکھتا تھا جسے وہ کسی سیاسی مخالف کو پریشان کرنے کیلئے جب چاہتے بالا طاق رکھ دیتے اور جب چاہتے اٹھا لیتے۔ کانگریس کے ساتھ سابقہ پڑنے کی صورت میں تو ان کے نزدیک مذہب ایک نجی معاملہ تھا اور وہ نظریہ قومیت کے پابند تھے لیکن جب وہ لیگ کے خلاف صف آراء ہوئے تو ان کی واحد مصلحت اسلام تھی جس کا اجارہ انہیں خدا کی طرف سے ملا ہوا تھا۔ ان کے نزدیک لیگ اسلام سے بے پرواہ ہی نہ تھی بلکہ دشمن بھی تھی ان کے نزدیک قائد اعظم ایک کافر اعظم تھے''۔ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت صفحہ ۲۷۳)

''یہ یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ احراریوں نے احمدیوں کے خلاف نزاع کو اپنے اسلحہ خانہ سے ایک سیاسی حربہ کے طور پر باہر نکالا اور جو واقعات اس کے بعد پیش آئے وہ اس امر کی بین شہادت ہیں کہ وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے نہایت فہیم و چالاک ہیں۔ انہوں نے سوچا کہ اگر عوام کے جذبات کو احمدیوں کے خلاف برانگیختہ کردیں گے تو کوئی ان کی مخالفت کی جرأت نہیں کرے گا اور اُن کی اس سرگرمی کی جتنی بھی مخالفت کی جائے گی اسی قدر وہ ہردل عزیز اور مقبول عام ہو جائیں گے اور بعد کے واقعات سے یہ ثابت ہوگیا کہ ان کا یہ مفروضہ بالکل صحیح تھا۔'' (رپورٹ تحقیقاتی عدالت ۲۷۵)

پس ہم شری پرناب مکھرجی صاحب سے التماس کرتے ہیں کہ ملائیت کو سیاست میں مداخلت کا موقعہ نہ دیں چاہے وہ کسی بھی مذہب و دھرم کی ہو کیونکہ زندہ مثال پڑوسی ملک پاکستان کی ہے اُس نے ملا کو سیاست میں شامل کیا اور ملا نے سیاست کے کندھوں پر سوار ہوکر پاکستان کی اینٹ سے اینٹ بجادی اس کا وہ حشر کیا کہ چنگیز و ہلاکو اور ہٹلر کی روحیں بھی کانپ گئی ہوں گی۔

ہمارے ملک ہندوستان کو ان بدملاؤں سے بچانا ہے تو مذہب و دھرم کے ان نام نہاد ٹھیکیداروں کو دُور رکھنا ہوگا۔ ماضی میں دیکھیں تو اسلام کی تاریخ گواہ ہے جتنے بھی فتنہ اُٹھے جتنے بھی جنگیں ہوئیں ہیں۔ سلطنتیں تباہ و تاراج ہوتی ہیں ان سب میں اکثر ملا کا ہاتھ تھا بغداد کی عظیم الشان عباسی حکومت کی تباہی و تاراجی میں ملا کا ہی ہاتھ تھا۔

پس ہم اس وطن عزیز کی حکومت سے جس میں کچھ نہ کچھ تقویٰ کی رمق باقی ہے۔ عرض کرتے ہیں کہ ملائیت کے فتنہ سے بچیں اور ورنہ ہمارا بھی وہی حال ہوگا جو پڑوسی ملک کا ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر کسی کو ان کے شر سے بچائے۔

ایک دردمندانہ اپیل:

ملک میں اس کو تقویت نہ دیں

عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دورہ کے موقعہ پر فرمایا:

''ہندوستان میں مسلمانوں کی حالت ایسی ہے جیسے بتیس دانتوں میں زبان ہوتی ہے۔ اس جگہ اس جگہ کی حالت میں نے خود کسی قدر دیکھی ہے اور بہت سے لوگوں کی زبان سے سنا ہے جس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ کام جو ہمارے آباء و اجداد نے اشاعت اسلام کے بارہ میں کیا تھا آج مسلمان اس سے غافل ہیں بلکہ اختلافات کا شکار ہو رہے ہیں۔ آج مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ان کے پاس اسباب نہایت محدود ہیں اور ان کا مقابلہ ان لوگوں سے ہے جو بہت بڑی اکثریت رکھتے ہیں اور جن کی تنظیم نہایت اچھی ہے۔ اگر ان حالات میں بھی مسلمان یک جہتی سے کھڑے نہ ہوئے تو قریب زمانہ میں ان کی تباہی کے آثار نظر آتے ہیں۔ اس لئے اپنی جماعت سے بھی اور دوسرے فرقہ والے دوستوں سے بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ ان حالات میں اتحاد و اتفاق کی قیمت کو سمجھیں اور اختلاف کو اپنی تباہی کا ذریعہ نہ بنائیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ایسے حالات میں سے گزر رہے ہیں جن میں جانور بھی اکٹھے ہو جاتے ہیں اور لڑائی جھگڑے چھوڑ دیتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ چڑیاں آپس میں لڑتی ہیں لیکن جب کوئی بچہ انہیں پکڑنا چاہتا ہے تو لڑائی چھوڑ کر الگ الگ اُڑ جاتی ہیں۔ اگر چڑیاں خطرہ کی صورت میں اختلاف کو بھول جاتی ہیں تو کیا انسان اشرف المخلوقات ہوکر خطرات کے وقت ایسے تفرقہ واختلاف کو نظرانداز نہیں کرسکتا؟ مجھے افسوس ہے کہ مسلمانوں میں موجودہ وقت میں یہ احساس بہت کم پایا جاتا ہے۔

اسلام جس کی عظمت کو اس کے دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں اور جس کی تعلیم کے ارفع و اعلیٰ ہونے کو مخالف بھی مانتے ہیں، اس کی اشاعت و نصرت سے منہ پھیر کر ذاتی اختلافات میں وقت ضائع کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ موجودہ خطرات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ مسلمان باہمی اختلاف کو ایسا رنگ دیں جس سے اسلام کے غلبہ اور ترقی میں روک پیدا ہو۔ سب مسلمانوں کا فرض ہے کہ پرچم اسلام کو بلند رکھنے کیلئے ہر قسم کی قربانی کریں۔ جنوبی ہند میں ہمارے بزرگوں نے اسلام کی شوکت کو قائم کیا۔ اس زمانہ میں ہمارا فرض ہے کہ اس عظمت کو دوبارہ قائم کریں اور اس کیلئے تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش نہایت ضروری ہے۔

پس اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ہندوستان کے جنوب میں مرکز اسلام کی حفاظت کے لئے جملہ مسلمان مل کر کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔''

(اسلامی عظمت کیلئے متحدہ کوشش ۱۹۳۸)

☆☆☆

حاصل مطالعہ : ....

مبلغین کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

ایک نہایت اہم نصیحت

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

''مبلغ ایسے ہونے چاہئیں جن میں دین کی روح دوسروں کی نسبت قوی اور طاقتور ہو۔ اور وہ دین کیلئے ہر وقت قربان ہونے کیلئے تیار ہوں۔ وہ ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لٹو کی طرح چکر لگائیں۔ ہمیں وہ تیز طرار مبلغ نہیں چاہئیں جو خم ٹھونک کر میدانِ مباحثہ میں نکل آئیں اور کہیں کہ آؤ ہم سے مقابلہ کرو۔ ایسے مبلغ آریوں اور عیسائیوں کو ہی مبارک ہوں۔ ہمیں تو وہ چاہئیں جن کی نظریں نیچی ہوں۔ جو شرم وحیاء کے پتلے ہوں، جو اپنے دل میں خوفِ خدا رکھتے ہوں، لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں یہ کیا جواب دے سکیں گے۔

ہمیں اُن مبلغوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ ان خادمان دین کی ضرورت ہے جو سجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارہ لیں، مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر جنبش کریں اور ہم محروم رہیں۔ میں مانتا ہوں کہ اس میں بیرونی جماعتوں کا بھی قصور ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ فلاں مبلغ کو بھیجا جائے، فلاں کا آنا کافی نہیں۔ کیونکہ وہ چٹخارہ دار زبان میں بات نہیں کرسکتا۔ یہ صحیح ہے مگر لیڈر وہ ہوتا ہے جو لوگوں کو پیچھے چلائے نہ کہ لوگ جدھر چاہیں اسے لے جائیں جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی حقیقی مبلغ ہے۔ جو یہ سمجھے کہ میں نوکر ہوں اور جو وہاں جائے جہاں اُسے حکم دیا جائے۔ ایسے مبلغ کو ہم نے کیا کرنا ہے جسے اگر کہیں اس سے اچھی نوکری مل گئی تو وہاں چلا جائے گا۔ ہمیں وہ مبلغ چاہئیں جو اپنے آپ کو ملازم نہ سمجھیں بلکہ خدا تعالیٰ کیلئے کام کریں۔ اور اُسی سے اجر کے متمنّی ہوں۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ ہمارا مبلغ نہیں بلکہ ہمارے دشمن کا مبلغ ہے۔ وہ شیطان کا مبلغ ہے کیونکہ اس کو تقویت دے رہا ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے، کون سے مبلغ رکھے ہوئے تھے۔ یہ تو گندگی اور نجاست ہے۔ جسے زمانہ کی اس مجبوری کی وجہ سے کہ آریوں اور عیسائیوں نے اس قسم کے لوگ رکھے ہوئے ہیں جن کا مقصد اسلام کو نقصان پہنچانا ہے، اُن کے مقابلہ کیلئے رکھے ہوئے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جس وقت کوئی شخص پاخانہ میں جا کر بیٹھتا ہے تو وہ اس کا بہترین وقت ہوتا ہے وہ تو مجبوری کا وقت ہوتا ہے۔ اسی طرح تبلیغ کیلئے ایسا انتظام تو ایک مصیبت ہے اور ایک مجبوری ہے۔ پس مبلغوں کو اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ گزارہ لینے میں عیب نہیں مگر گزارہ کیلئے کام کرنا عیب ہے۔ مبلغ وہ ہے کہ اُسے کچھ ملے یا نہ ملے اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے۔

پُرانے مبلغ مثلاً مولوی غلام رسول صاحب وزیرآبادی، مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری، انہوں نے ایسے وقتوں میں کام کیا جبکہ اُن کی کوئی مدد نہ کی جاتی تھی، اور اس کام کی وجہ سے اُن کی کوئی آمد نہ تھی۔ اس طرح انہوں نے قربانی کا عملی ثبوت پیش کر کے بتا دیا کہ وہ دین کی خدمت بغیر کسی معاوضہ کے کرسکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر اُن کی آخری عمر میں گزارے دیئے جائیں تو اس سے انکی خدمات حقیر نہیں ہو جاتیں بلکہ گزارہ کو اُن کے مقابلہ میں حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ جس قدر ان کی امداد کرنی چاہئے اتنی ہم نہیں کر رہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مبلغ اپنے آپ کو خلیفہ سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اُس کا حق ہے جو اُس کے جی میں آئے سنائے اور جو نہ چاہے نہ سنائے حالانکہ وہ بانسری ہے جس کا کام یہ ہے کہ جو آواز اس میں ڈالی جائے، اُسے باہر پہنچائے۔ اگر مبلغ یہ سمجھتے کہ وہ ہتھیار ہیں میرا نہ کہ دماغ ہیں جماعت کا تو وہ میرے خطبات لیتے اور جماعت میں اُن کے مطابق تبلیغ کرتے اور اس طرح اس وقت تک عظیم الشان تغیر پیدا ہو چکا ہوتا۔ مبلغین کا کام یہ ہے کہ خلافت کی ہر آواز کو خود سنیں اور سمجھیں پھر ہر جگہ اُسے پہنچائیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۴ تا ۲۷۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۷ صفحہ ۳۰۷ تا ۳۰۸)

(سید عبد الہادی مبلغ سلسلہ یمنا نگر، ہریانہ)

☆☆☆☆☆

بسم اللہِ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Email: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے

ڈمدار ستارہ کا نشان

(محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب، صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ڈمدار ستارہ کی پیشگوئی: اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی تائید میں جو آفاقی نشانات ظاہر فرمائے ہیں انمیں چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان ایمان افروز نشانات کا ذکر اپنی کتب میں کئی جگہ فرمایا ہے۔

ایک اور عظیم الشان نشان ڈمدار ستارہ کا نشان ہے۔ اپنی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔ دوسرے نمبر پر آپ نے چاند گرہن اور سورج گرہن کے نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور تیسرے نمبر پر ستارہ ذوالسنین (یعنی ڈمدار ستارہ) کے نشان کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''تیسرا نشان ذوالسنین ستارہ کا نکلنا ہے جس کا طلوع ہونے کا زمانہ مسیح موعود کا وقت مقرر تھا۔ اور مدت ہوئی وہ طلوع ہو چکا ہے۔ اس کو دیکھ کر عیسائیوں کے بعض انگریزی اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اب مسیح کے آنے کا وقت آ گیا''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۵)

نیز اپنی کتاب ''چشمہ معرفت'' میں آپؑ نے تحریر فرمایا:

''نواب صدیق حسن خان صاحب حج الکرامہ میں اور حضرت مجدد الف ثانیؒ صاحب نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ احادیث صحیحہ میں لکھا ہے کہ ستارہ دنبالہ دار یعنی ذوالسنین مہدی معہود کے وقت میں نمودار ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ ۱۸۸۲ء میں نکلا اور انگریزی اخباروں نے اس کی نسبتاً یہ بھی بیان کیا کہ یہی وہ ستارہ ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں نکلا تھا۔''

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارچ ۱۸۸۲ء میں اللہ تعالیٰ کے الہام کی بناء پر اللہ تعالیٰ کا مامور ہونے کا دعویٰ فرمایا تھا۔ اور ستمبر ۱۸۸۲ء میں وہ دمدار ستارہ نمودار ہوا جس کو آپ نے اپنی صداقت کا ایک نشان قرار دیا۔

ذیل میں علم فلکیات کے ذریعہ دمدار ستاروں کے متعلق اور بالخصوص ستمبر ۱۸۸۲ء کے دم دار ستارہ کے متعلق جو معلومات حاصل ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

ڈمدار ستارے: دمدار ستارے (Comets) بہت بڑی تعداد میں نظام شمسی میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سورج کے گرد بیضوی مدار Elliptic Orbit میں گھومتے ہیں۔ زیادہ وقت سورج سے دور ہوتے ہیں اور نظر نہیں آتے۔ جب سورج کے قریب آتے ہیں تو دم دار ستارہ کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ مثلاً Encke's Comet کا درمیانی دور تین سال سے کچھ زیادہ ہے۔ یعنی ہر تین سال کے بعد یہ ستارہ نمودار ہوتا ہے۔ اس کے بالمقابل Comet west کا درمیانی دور پانچ لاکھ سال ہے۔ جن ڈمدار ستاروں کے درمیانی دور دوسو سال سے کم ہوتے ہیں ان کو Short Period Comets کہتے ہیں۔ اور جن کے درمیانی دور دوسو سال سے زیادہ ہوتے ہیں ان کو Long Period Comets کہتے ہیں۔

ایسے انتہائی نمایاں دمدار ستارے جو اسقدر روشن ہوتے ہیں کہ دن کے وقت بھی نظر آسکیں وہ شاید ایک صدی میں اوسطاً صرف دو دفعہ نمودار ہوتے ہیں چنانچہ Astronomy Vol.1 By Russell, Dugan and Stewart (Ginn & Co. London 1945) p.411 میں لکھا ہے کہ:۔

"A very few (parhaps two in a century on the average) are visible even in broad day light when near the sun"

ستمبر ۱۸۸۲ء میں جو دمدار ستارہ نظر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان بنا وہ اس قسم کا نایاب ڈمدار ستاروں میں سے ایک تھا جو دن کے وقت بھی نظر آ سکتا تھا۔

ستمبر ۱۸۸۲ء کا نمایاں دم دار ستارے کے نام اور صفات:

ستمبر ۱۸۸۲ء میں جو دمدار ستارہ نظر آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان بنا اس کو مندرجہ ذیل نام دئے گئے ہیں:

Comet 1882 II
Comet Cruls
The Great Comet of 1882

اس ستارے کے درمیانی دور کے اندازے حسب ذیل ہیں:

۱۔ 1376.6 سال (Monthly Notices of the Royal Astronimical Society London Vol. 83 page 288 paper by John Tetlock (1883)

۲۔ 800 سال اور 1000 سال کے درمیان (Astronomy vol. I by Russel, Dugan and Stewart, Ginn & Co. London 1945 page 483)

۳۔ 761 سال (Astronomical Journal vol 72 page 1170, paper by B.G. Marsden (1974)

۴۔ 758.37 سال (The New Encyclopedia Brittanica 15th Edition 1992, under comet vol.3 page 483)

یہ ڈمدار ستارہ سب سے پہلے ۳ ستمبر ۱۸۸۲ء کو جنوبی امریکہ میں دیکھا گیا اور یورپ میں اس کی اطلاع Mr. Cruls کے ذریعہ ۱۲ ستمبر کو ملی۔ ۱۷ ستمبر کو وہ سورج سے قریب ترین تھا۔ اور دن کے وقت بھی دیکھا جا سکتا تھا۔ اس ستارہ کی تصویر اور تفصیل رسالہ Monthly notice of the royal astronomical society vol 83 1883 میں دی گئی ہے۔ تصویر صفحہ ۲۸۸ پر ہے۔

مطبوعہ Encyclopeadia Britanica 11th edition. Cambridge university Press 1910 vol 6 page 760 میں لکھا ہے کہ:

"The great comet of 1882 made a transit over the sun on the 17th of september, an occurrence unique in the history of astronomy"

اس حوالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۷ ستمبر ۱۸۸۲ء کو یہ ستارہ سورج کے سامنے سے گذرا اور اس زمانہ میں یہ فلکیات کی تاریخ میں بے نظیر واقعہ تھا۔ ۱۷ ستمبر کے بعد بھی یہ ستارہ دیکھا جا سکتا تھا۔ بعض فلکیات میں کام کرنے والوں نے ۱۳ ستمبر تا ۱۴ ستمبر اس کا مشاہدہ کیا۔

ذو السنین کی تشریح:

حدیث شریف میں جو ڈمدار ستارہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے نشان بنا تھا اس کو ذوالسنین کہا گیا ہے۔ عربی لغات المنجد وغیرہ میں سن کے معنی دانت کے لکھے گئے ہیں۔ لہٰذا ذوالسنین کے معنی ہیں دو دانت والا۔ حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مارچ ۱۸۹۸ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک رؤیا (مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۹۷ء مطبوعہ تذکرہ صفحہ ۲۹۶ طبع چہارم) کو پورا کرنے کے لئے ''مسک المعارف'' کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا جس میں ذوالسنین کا ترجمہ ستارہ دندانہ دار کیا اور لکھا'' کیونکہ لفظ سن بہ تشدید نون معنی دانت کے ہے کیونکہ اس کی صورت بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس کو ذوالسنین کہتے ہیں''۔ (صفحہ ۲۲)

مذکورہ بالا رسالہ میں حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا ہے کہ پیشگوئی کا ظہور ۱۸۸۲ء میں ہو چکا۔ نیز آپؓ نے تحریر فرمایا'' یہ ستارہ دنبالہ دار یعنی قرن ذوالسنین حسب پیشن گوئی مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو چکا۔ مشرق ہی میں طلوع ہوا۔ تمام اخبارات انگریزی و اردو میں اس کا غل و شور مچا تھا''

مذکورہ بالا بیان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ذوالسنین ایک ایسا دم دار ستارہ ہے جس میں دوئی پائی جاتی ہے۔ اس ستارہ کی تصویر میں دو دم واضح طور پر نظر آتے ہیں۔

George Chambers نے اپنی کتاب The Sotry of the Comets میں اس ڈمدار ستارے کی بناوٹ کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ستارہ کی بناوٹ میں دوئی نمایاں طور پر پائی جاتی ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں بڑی شان سے پوری ہوئی۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صل علی محمدؐ وآل محمدؐ

قرآن مجید میں ستارہ کی شہادت کا ذکر:

قرآن مجید میں سورۃ النجم میں یہ پیشگوئی ہے کہ ایک ستارہ گرے گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دنیا میں ظاہر ہوگی۔ قرآن مجید پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذوالسنین کی پیشگوئی کی جڑ والنجم اذاھویٰ کی آیت میں پائی جاتی ہے۔ ھویٰ کے معنی ہیں گرنا اور ہلاک ہو جانا۔ چنانچہ یہ ذوالسنین سیارہ سورج کے اتنا قریب آیا کہ وہ سورج کو چھونے لگا اور اس نے Sungrazing Comet کا بھی لقب پایا۔ نیز سورج سے اس قدر قریب ہونے کے نتیجہ میں اس کے ٹکڑے ہوگئے۔ بالفاظ دیگر وہ سورج میں گرا اور ہلاک ہو گیا۔

خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں یہ عرض کیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے والنجم اذاھویٰ کی پیشگوئی دمدار ستارے کے نشان کے ذریعہ بھی پوری ہوتی ہے۔

تو حضور نے خاکسار کے استنباط سے اتفاق فرمایا تھا۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر خاکسار نے ذوالسنین کے نشان کا مطالعہ کیا تھا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ پیارے حضور رحمہ اللہ کو اپنا قرب خاص عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں رکھے اور اس نشان کو لوگوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

☆☆☆

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ساتھ

طلباء جامعہ احمدیہ UK کی ایک نشست

اور

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم نصائح

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ مرسلہ: مرزا نصیر احمد۔ انچارج پروگرام علمی نشست)

ماہ نبوت/ نومبر کے دوسرے ہفتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے طلباء جامعہ احمدیہ UK کی حضور انور کے ہمراہ نشست کی بابت ارشاد موصول ہوا، جس کے مطابق حضور انور نے ازراہ شفقت مؤرخہ 21/ نبوت 1388 ہش بمطابق 21/ نومبر 2009ء کو جامعہ احمدیہ میں تشریف لانے کا وعدہ فرمایا۔

جامعہ احمدیہ کی نشست کا پروگرام چونکہ طلباء جامعہ، اساتذہ کی نگرانی میں خود تیار کرتے ہیں، لہٰذا اس غرض سے اس نشست کا موضوع ''ماہ نبوت/ نومبر میں ہونے والے اسلامی اہم واقعات'' مقرر کر کے اس کی تیاری مختلف کلاسوں کے طلباء کے سپرد کی گئی۔

طلباء نے اپنے مفوضہ حصہ پروگرام کے مطابق مواد جمع کیا۔ تلاوت، نظم، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نشست کے موضوع کے مطابق چار مختصر تقاریر کی تصحیح اور نوک پلک سنوارنے کے بعد سارا پروگرام منظوری کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔

جامعہ احمدیہ کی تزئین و آرائش کے سلسلہ میں معمول کی صفائی اور تزئین کے علاوہ طلباء کے وقار عمل کے ذریعہ جامعہ کے تدریسی اور رہائشی حصہ کی صفائی و تزئین کی گئی۔ اسمبلی ہال کو (جہاں نشست کا انعقاد ہونا تھا) طلباء نے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیا۔

پروگرام کے مطابق قریباً سوا بارہ بجے حضور انور کا جامعہ احمدیہ میں ورود مسعود ہوا۔ اساتذہ اور جامعہ کے سٹاف نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

عمارت کے اندر تشریف لے جانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ سے ملحقہ رہائشی فلیٹ، جامعہ کی بالائی منزل اور ڈائننگ ہال وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ہال میں تشریف فرما ہوئے اور قریباً ساڑھے بارہ بجے اس نشست کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے ساتھ ہوا، عزیز عثمان نوید درجہ ثالثہ نے سورۃ العلق کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔ عزیز مستنصر احمد درجہ ثانیہ نے صحیح بخاری کی پہلی کتاب بدءالوحی سے حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ روایت بابت آغاز وحی یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتداء کیسے ہوئی تھی پڑھ کر سنائی اور اس کا ترجمہ پیش کیا۔ عزیز فیصل محمود خان درجہ ثانیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پاکیزہ کلام

حضرتِ سیّد وُلدِ آدم صلّی اللہ علیہ و سلّم

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ براعظم افریقہ کے ملک گیمبیا سے روحانی علم کے حصول کیلئے آنے والے درجہ اولیٰ کے طالب علم عزیز عبداللہ ڈیبا نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف لطیف ''اتمام الحجۃ'' سے ہمارے آقا و مطاع حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت واکملیت کی بابت ایک اردو اقتباس نہایت روانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز عبداللہ ڈیبا کے چند ماہ میں اردو سیکھنے کی صلاحیت کو سراہتے ہوئے باقی طلباء کو بھی محنت کرنے اور اسی سرعت کے ساتھ اردو سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے منظور شدہ پروگرام کے مطابق چار مختصر تقاریر بھی اس میں شامل تھیں۔ چنانچہ عزیز فرخ راحیل درجہ رابعہ نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد ہجری شمسی کیلنڈر کی مختصر تاریخ بیان کی نیز بتایا کہ ماہ نومبر میں چونکہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے مقام پر سرفراز فرمایا گیا تھا لہٰذا ہجری شمسی تاریخوں کے مطابق تشکیل پانے والے اس کیلنڈر میں ماہ نومبر کو ''نبوت'' کا نام دیا گیا۔ مقرر نے یہ بھی بیان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر ظلی نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد اپنی جماعت کا نام ''جماعت احمدیہ'' سن 1900ء میں اسی نبوت/ نومبر کے مہینہ میں ہی تجویز فرمایا۔ دوسری تقریر میں عزیز مصور احمد درجہ ثالثہ نے ماہ نبوت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں ظاہر ہونے والے شہب ثاقبہ کے نشان نیز حضور علیہ السلام کے الہام ''آہ نادر شاہ کہاں گیا'' کی تفصیل بیان کی۔ مکرم عبدالوہاب طیب صاحب درجہ ثانیہ نے اپنی تقریر میں ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دادا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نکاح ہمراہ صاحبزادی حضرت بو زینب بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ عنہ کی تفصیل بیان کی۔ یہ تاریخی واقعہ بھی ماہ نبوت میں ہی رونما ہوا اور اس کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ حضرت حکیم الامت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ نے اس نکاح کا خطبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موجودگی میں ارشاد فرمایا جس میں آپ نے فرمایا:۔

''میرا ایمان ہے کہ بڑے خوش قسمت وہ لوگ ہیں جن کے تعلقات اس آدم کے ساتھ پیدا ہوں۔ کیونکہ اس کی اولاد میں اس قسم کے رجال اور نساء پیدا ہونے والے ہیں جو خدا تعالیٰ کے حضور میں خاص طور پر منتخب ہو کر اس سے مکالمات سے مشرّف ہوں گے۔''

خدا تعالیٰ نے ہمارے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو منصب خلافت پر متمکن فرما کر حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی بات کو روز روشن کی طرح پورا کر دیا۔

پروگرام کی آخری تقریر عزیز سفیر احمد زرتشت درجہ ثالثہ کی تھی جنہوں نے خلافت ثالثہ کے حوالہ سے ماہ نبوت میں ہونے والے اہم واقعات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی ولادت با سعادت ماہ نبوت میں ہوئی، آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر ماہ نبوت میں ہی متمکن فرمایا۔ آپ کے مبارک وجود سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''اِنّا نُبشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَکَ نَافلَۃً مِنْ عِندی'' بھی نبوت کے مہینہ میں ہی ہوا۔

منظور شدہ اس پروگرام کے ختم ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درجہ ثانیہ کے دو طلباء عزیز سعید احمد رفیق اور عزیز عمران احمد خالد نے مکرم مبارک احمد صاحب صدیقی کی ایک نظم مل کر سنائی۔ بعد ازاں حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں عزیز ایاز محمود خان درجہ رابعہ نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریر فرمودہ نعت ''بدرگاہ ذی شان خیر الانام'' کے دو اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ عزیز احسن فہیم بھٹی درجہ ثالثہ نے حضور انور کی اجازت سے ترانہ ''امرت ہیں تیرے بول تو پیغام زندگی'' پرشوکت آواز میں سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ ''بغیر تیاری کے کون پڑھ سکتا ہے؟'' اور پھر عزیز رانا محمود الحسن (درجہ ثالثہ) کو حضور انور نے اپنے پاس بلایا اور کلام محمود میں سے ایک شعر

پیٹھ میدان وَغا میں نہ دکھائے کوئی
منہ پہ یا عشق کا پھر نام نہ لائے کوئی

پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے بعد حضور نے عزیز کو کلام محمود میں سے ہی ایک نظم پڑھنے کا ارشاد فرمایا جس کا پہلا شعر ''جدھر دیکھو ابر گنہ چھا رہا ہے۔ گناہوں میں چھوٹا بڑا ابتلا ہے'' پڑھنے کی ہدایت فرمائی، جو عزیز نے خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کی سعادت پائی۔ عزیز رانا محمود الحسن نے قریباً بائیس منٹ تک مسلسل نظم پڑھنے کی توفیق پائی۔ پروگرام کے بعد ایک موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیز کی بغیر تیاری کے اتنی اچھی لحن میں نظمیں پڑھنے اور نہ تھکنے کی صلاحیت کو سراہتے ہوئے پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران پروگرام طلباء کو ان کی تقاریر کے حوالہ سے نیز ایک طالبعلم کے خط کے حوالہ سے نصائح فرمائیں اور پروگرام کے اختتام پر طلباء کو وقف کی اہمیت، وقف کی ذمہ داریوں اور خدمت دین کے بارہ میں نہایت زریں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

''اچھا! اب آج کی آخری بات کر کے ختم کرتے ہیں۔ تم لوگوں کو کچھ نہ کچھ سمجھ تو آ گئی ہوگی اس نظم کی۔ تم لوگ جو واقفین زندگی ہو، تم لوگوں نے وقف کیا، دین کی خدمت کرنے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ سب سے پہلا کام یہ ہے کہ اپنے اوپر توحید کو غالب کرو اور پھر اس کیلئے دعا کرو اور توحید کے پھیلانے کا ہی تم نے کام کرنا ہے۔ توحید کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی خالص محبت اپنے دل میں پیدا کرنا، اس کیلئے دعا کرنا اور دنیا میں اس کے قیام کیلئے جب تک تم طالبعلم ہو دعا اور پھر انشاء اللہ عملی میدان میں جاؤ تو کوشش، یہ بنیادی چیز ہے ہر ایک کی۔ اس کو ہمیشہ یاد رکھو اور یہی چیز ہے جو ہمیں اسلام کے پیغام کو پہنچانے کیلئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرو، توحید کا فہم اور ادراک حاصل کرو اور دعا کرو............... دنیا کی حالت کا یہ نقشہ ہے جو کھینچا گیا ہے، یہ دنیا کی حالت ہے اور اس حالت کو بدلنے کیلئے تمہارے سپرد بہت بڑا کام ہے۔ اس نظم کو پڑھو گے تو پتہ لگے گا کہ کیا کرنا ہے؟ اس پر غور کرو۔ سمجھ آئی؟ اپنی نمازوں کی ادائیگی، اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی توحید کا فہم و ادراک پیدا کرو۔ اس کیلئے دعا کرو۔ دنیا میں توحید پھیلانے کیلئے دعا کرو اور پھر اس کیلئے انشاء اللہ کوشش بھی۔''

نشست کا پروگرام ختم ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ کی مسجد بیت الکریم میں نماز ظہر و عصر پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور کچھ دیر کیلئے محترم پرنسپل صاحب کے کمرہ میں تشریف لے گئے، اس دوران طلباء و اساتذہ تصاویر کیلئے اپنی اپنی نشست پر پہنچ گئے اور حضور انور کی تشریف آوری پر طلباء، اساتذہ، ٹٹوریل گروپس اور غیر نصابی سٹاف نے اپنے آقا کے ساتھ گروپس میں تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تصاویر کے بعد حضور انور ڈائننگ ہال میں تشریف لے گئے اور ازراہ شفقت طلباء، اساتذہ اور مہمانوں کے ہمراہ حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد حضور کی اجازت سے ممبران میس کمیٹی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی، جس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور پونے تین بجے واپس تشریف لے گئے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۸ جنوری ۲۰۱۰ء)

☆☆☆

صدر جمہوریہ ہند سے تبلیغی ملاقات و اسلامی لٹریچر کی پیشکش

عزم مآب محترمہ پرتیبھا پاٹل صاحبہ ملک کی پہلی خاتون صدر جمہوریہ ہند کی پونا آمد کے موقعہ پر مورخہ 25.11.09 کوراج بھون پونا میں خاکسار نے ملاقات کرکے ان کو جماعت کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) مذہب کے نام پرخون (۳) احمدیت کا پیغام (۴) سوینئر جلسہ سالانہ ۲۰۰۹ء، چار کتب پر مشتمل اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ اس ملاقات کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔

تبلیغی و تربیتی جلسہ و صوبائی وزیر سے تبلیغی ملاقات

مورخہ ۲۹ جنوری کوشولاپور مشن میں بعد نماز جمعہ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر انصاراللہ کی زیرصدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ بعد تلاوت و نظم مکرم انصار علی خان صاحب معلم۔ مکرم مولوی فضل رحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ و نائب سرکل انچارج صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے مالی قربانی کی طرف خصوصی توجہ دلائی جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی تواضع کی گئی اور افراد جماعت نے بغرض تیاری کانفرنس وقارعمل بھی کیا۔ بعدہ جناب شوراج پاٹل صاحب ایم ایل اے حلقہ لوسہ ضلع لاتور گرامین وکاس منتری گورنمنٹ آف مہاراشٹر سے ان کے بنگلہ پر ملاقات کرکے ان کو جماعت کا تعارف کراتے ہوئے ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ (عقیل احمد سہارنپوری، سرکل انچارج شولاپور۔ مہاراشٹر)

چھتیس گڑھ میں لجنہ و ناصرات الاحمدیہ کے پہلے صوبائی اجتماع کا انعقاد

یکما کتوبر ۲۰۰۹ء کو بمقام احمدیہ مسلم مشن بیت العافیت بسنہ چھتیس گڑھ میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا پہلا صوبائی اجتماع منعقد ہوا جس میں پردا۔ لمدھرا۔ مانڈھر۔ چھپورا۔ پنڈری پانی۔ جھوئیل۔ برپلاڈیہ۔ ستنہ۔ پٹھیاپلی وغیرہ جماعتوں سے لجنہ و ناصرات نے شرکت کی اور پروگراموں میں حصہ لیا۔

پروگرام کا آغاز صبح پونے گیارہ بجے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرمہ ذکیہ پروین صاحبہ صدر لجنہ بسنہ نے کی۔ نظم مکرمہ نصرت تحمیدہ نے پڑھی اس کے بعد مکرم انیس احمد وانی صدر جماعت پردا۔ مکرم سید قمرالدین شاہ صاحب صدر جماعت بسنہ، مکرم سید کمال الدین شاہ صاحب صدر جماعت مانڈھر۔ رائے پور نے اجتماع کے اغراض و مقاصد کا اپنے اپنے خطاب میں اظہار کیا۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ نیز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں لجنہ و ناصرات کی ذمہ داری کا تفصیلاً ذکر کیا اور آخر میں دعا کروائی۔ پھر علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ جس میں معلمین سلسلہ مکرم اسرافیل خان صاحب، مکرم منور دانی صاحب مکرم افضل خان صاحب، مکرم افتخار الرحمٰن صاحب، مکرم شجاعت علی خان صاحب، مکرم لقمان شاہ معلم سلسلہ نے خاص تعاون کیا۔ آخر میں مقابلوں میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں محترمہ امۃ الرحمٰن شاہ صاحبہ صدر لجنہ مانڈ نے انعامات تقسیم کئے۔ نیز بعض خصوصی انعام بھی دئے گئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

تمام مہمانوں کیلئے قیام و طعام کا انتظام مشن ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ (حلیم احمد خادم سلسلہ چھتیس گڑھ)

گوداوری زون، آندھرا پردیش میں ایک روزہ تربیتی کیمپ

مورخہ ۱۵ نومبر کو گوداوری زون کا ایک روزہ تربیتی کیمپ بمقام کوتپلی منعقد ہوا۔ الحمدللہ۔ اس کیمپ میں ضلع کرشنا، مغربی گوداوری، مشرقی گوداوری، گنٹور کی ۳۵ جماعتوں کے ۲۴۵ عہدیداران نے شرکت کی۔ صبح نماز تہجد ادا کی گئی۔ اس کیمپ میں اجرائے نبوت، ختم نبوت کی حقیقت، صداقت حصرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، نماز کے فوائد و اہمیت، خلافت کی ضرورت و اہمیت اور اس کی برکات، قرآن مجید کے فضائل و برکات، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، عہدیداران کی ذمہ داریاں، دعوت الی اللہ، مالی قربانی، کے موضوعات پر کل آٹھ تقریریں ہوئیں۔ خاکسار کے علاوہ مکرم مولوی کے ٹی محمد علی صاحب، مولوی سالار صاحب، مولوی ریاض احمد صاحب، مولوی سراج احمد صاحب، محبوب علی صاحب (زونل قائد ایسٹ گوداوری) احمد خان صاحب (نائب امیر گوداوری زون) مولوی صادق احمد صاحب نے تقریریں کیں۔ کیمپ کو کامیاب بنانے میں مقامی صدر جماعت مبلغین و معلمین اور احباب و مستورات نے مخلصانہ تعاون دیا۔ ایک مقامی ہندو دوست نے کیمپ کے لئے جگہ مہیا کی تھی فجزاھم اللہ خیراً۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے یہاں آنے سے قبل اس گاؤں کے مسلمان شراب پینے کے عادی تھے اور عیسائیت اور شرک کی طرف مائل تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں نمایاں تبدیلی آگئی ہے۔ مخالفت بھی ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے افراد مضبوط ایمان پر قائم ہیں۔ ان سب کی ثابت قدمی اور ایمان و اخلاص و وفاء میں ترقی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ چار مقامی اخبارات میں مع تصویر اس کیمپ کی خبریں شائع ہوئیں۔

(پی ایم رشید مبلغ سلسلہ زونل امیر گوداوری۔ آندھرا پردیش)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاسات

لجنہ اماء اللہ کانپور: ۱۵/نومبر ۲۰۰۹ء کو محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نائب صدر لجنہ کانپور کی زیرصدارت تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید، عہدنامہ کے بعد محترمہ غزالہ نشاط صاحبہ۔ محترمہ نورافشاں صاحبہ، محترمہ کشور جہاں صاحبہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نیز لجنہ کے ساتھ ناصرات الاحمدیہ کا بھی تربیتی جلسہ ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و ترجمہ کے بعد ۵ مضمون پڑھے گئے۔ دعا کے بعد جلسے کی کاروائی ختم ہوئی۔ (شگفتہ پروین سیکرٹری لجنہ کانپور)

پاکنی و پونہ: مورخہ ۳۱ جنوری ۲۰۱۰ء کو تربیتی دورہ کے دوران صوبہ مہاراشٹر میں موضع پاکنی و پونا شہر کی جماعتوں میں اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں کثیر تعداد میں افراد جماعت نے شرکت کی۔ بعد اختتام اجلاس مجالس سوال و جواب بھی منعقد کی گئیں۔ جس میں افراد جماعت نے مختلف پہلوؤں پر سوال کئے۔ مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم انسپکٹر مجلس انصاراللہ نے بڑے ہی بہترین انداز میں سوالوں کے جواب دیئے۔ اس موقع پر مکرم مولوی فضل رحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ و نائب سرکل انچارج شولاپور بھی ہمراہ تھے۔ اگلے روز دوران واپسی پونا ضلع ساتآدہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس شری وی این جادھو صاحب سے ملاقات کرکے موصوف صاحب کوشولاپور میں ۱۵ فروری کو ہونے والی صوبائی سطح کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ موصوف نے اس جلسہ کی کامیابی کیلئے اپنا ایک تحریری پیغام جاری کرتے ہوئے مبارک باد پیش کی۔

(عقیل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولاپور)

یادگیر: مورخہ ۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء کو بعد نماز مغرب مجلس انصاراللہ کا تربیتی اجلاس زیرصدارت محترم اسداللہ سلطان غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ تلاوت نظم کے بعد محترم منور احمد صاحب ڈنڈوتی۔ محترم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے علی الترتیب نماز کی اہمیت اور تربیت اولاد کے عناوین پر تقریر کی۔ آخر پر محترم صدر اجلاس نے انصاراللہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (جاوید احمد ندیم زعیم انصاراللہ یادگیر)

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

کالیکی: جماعت احمدیہ کالیکی (پنجاب) نے مورخہ ۳۱ جنوری کو بعد نماز ظہر و عصر زیرصدارت مکرم سید محمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔ مکرم ریاض علی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی تلاوت اور عزیزم حسن احمد خان کی نظم خوانی کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب معلم اصلاح و ارشاد، مکرم مولوی بلال احمد صاحب جماپور نے اور خاکسار نے تقریر کی دوران جلسہ مکرم شاہ دین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ نے نظم پڑھی۔ دُعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (انیس احمد خان مبلغ سلسلہ کالیکی پنجاب)

یادگیر: مورخہ ۱۸ جنوری کو بعد نماز مغرب مجلس انصاراللہ کے زیراہتمام جلسہ سیرت النبیؐ زیرصدارت محترم محمد اسداللہ سلطان غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ محترم محمود احمد صاحب گلبرگی کی تلاوت اور محترم ذوالفقار احمد صاحب ڈنڈوتی کی نظم خوانی کے بعد محترم محمد رفعت اللہ صاحب غوری نے حضورؐ کی مدینہ ہجرت اور آپؐ کا بچوں سے حسن سلوک محترم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے آنحضورؐ کے مہمان نوازی اور دشمنوں سے حسن سلوک۔ محترم سید عبدالمنان سالک صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے مقام خاتم النبیینؐ کے عناوین پر تقریر کی۔ دوران جلسہ مکرم فضل احمد صاحب ظفر اور خاکسار نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ کا اختتام ہوا۔ جلسہ میں انصاراللہ کے علاوہ خدام اطفال و لجنات نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حاضرین کی چائے و بسکٹ سے ضیافت کی گئی۔

یادگیر کرناٹک کا ۳۰واں نیا ضلع بننے پر جشن

مورخہ ۳۰ دسمبر ۲۰۰۹ء کو ’’یادگیر‘‘ کرناٹک کا ۳۰واں نیا ضلع بنائے جانے پر یادگیر میں سیاسی و مذہبی تنظیموں کی طرف سے جشن منایا گیا۔ یادگیر کے بازار کی ہر دکان پر چراغاں کیا گیا تھا۔ ہر طرف سیاسی و مذہبی تنظیموں نے مبارک باد کے بینر لگائے۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ یادگیر نے بھی اہل یادگیر کو مبارک باد دی اور ایک دلکش بینر منارۃ المسیح کی تصویر کے ساتھ لگایا۔ جس میں اہل یادگیر اور وزیر اعلیٰ کو مبارک باد دی گئی۔ بینر میں کنٹر کے علاوہ اردو میں ’’یادگیر کرناٹک کا ۳۰واں نیا ضلع بننے کی خوشی پر تمام شہریان یادگیر کو جماعت احمدیہ یادگیر کی جانب سے پرخلوص مبارک باد‘‘ کے الفاظ بھی شامل تھے۔

(جاوید احمد ندیم زعیم انصاراللہ یادگیر)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اعلان منجانب نظارت تعلیم قادیان
بابت Physics Coaching Classes

۱۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ہندوستان کے پچیس احمدی طلباء کو جو امسال دسویں کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرتے ہوں، ۲۰۱۲ء کے میڈیکل و انجینئرنگ کے داخلہ امتحان کیلئے تیاری کے سلسلہ میں منجیری، کیرلہ کے Physics Academy میں کوچنگ حاصل کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ (چونکہ Lodge میں رہ کر کوچنگ حاصل کرنی ہوگی لہٰذا طالبات کیلئے یہ سکیم نہیں ہے)

۲۔ داخلہ امتحان کیلئے ان منتخب طلباء کو ایک ماہ کی کوچنگ ماہ مئی ۲۰۱۰ء میں Physics Academy منجیری صوبہ کیرلہ میں دی جائے گی۔ (منجیری کالیکٹ سے ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے)

۳۔ Physical Academy میں مئی ۲۰۱۰ء کی ایک ماہ کی کوچنگ کے بعد ڈاک اور ای میل کے ذریعہ سے ان طلباء کی کوچنگ جاری رہے گی۔

۴۔ سن ۲۰۱۱ء میں کوچنگ حاصل کرنے والے طلباء کا Screening Test لیا جائے گا اور جو طلباء اس ٹیسٹ کو پاس کریں گے انہی کو مئی ۲۰۱۱ء میں Physics Academy Manjeri میں ایک ماہ کی کوچنگ دی جائے گی اور ۲۰۱۲ء کے داخلہ امتحان تک ڈاک اور ای میل کے ذریعہ ان طلباء کو کوچنگ دی جائے گی۔

۵۔ جو طلباء دوران سال (اپریل ۲۰۰۹ء تا مارچ ۲۰۱۰ء) دسویں کلاس کے اسکول کے امتحانوں میں ۸۵ فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کریں گے، وہی اس کوچنگ سکیم سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

۶۔ اپنی کوچنگ کو جاری رکھنے کیلئے ایسے منتخب طلباء کو دسویں کے بورڈ کے امتحانوں میں بھی ۸۵ فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کرنے ہوں گے۔

۷۔ جو طلبا ۸۵ فیصد سے کم نمبرات حاصل کرتے ہیں وہ اس سکیم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

۸۔ ایسے قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے طلباء کے انتخاب کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ان پچیس طلباء کی منظوری لی جائے گی اور ان کے منجیری جانے کے سلیپر کلاس ریل ٹکٹ اور منجیری میں قیام وطعام کے اخراجات اور Physics Academy میں کوچنگ کی فیس وغیرہ کے اخراجات نظارت تعلیم کی جانب سے ادا کر دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

اعلان بابت کوائف طلباء و طالبات

جملہ مبلغین و معلمین کرام، صدر صاحبان، امراء کرام اور سیکرٹریان تعلیم اپنی اپنی جماعتوں میں زیر تعلیم طلباء کے مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد نظارت تعلیم قادیان کو ارسال کریں۔

(الف) آپ کے زون کے جملہ طلباء جو امسال دسویں کلاس میں زیر تعلیم ہیں اور ۲۰۱۰ء میں دسویں کلاس کے بورڈ کے امتحان دینے والے ہوں اور جو دسویں کے اسکول کے امتحانوں میں ۸۵ فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کئے ہوں۔ ایسے طلباء کی فہرست فوری طور پر نظارت تعلیم میں بھجوائیں۔

(ب) ایسے طلباء کے ششماہی امتحانوں Quarterly and half yearly کے مارک شیٹ جو اسکول کے پرنسپل سے تصدیق شدہ ہو منسلک کی جائے۔

(ث) ۸۵ فیصد یا اس سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے ایسے طلباء کے والدین کی آمدنی کے تعلق سے رپورٹ پیش کریں۔ اسی طرح طالب علم کی فیملی کا کوئی اور ذرائع آمدنی ہو تو اس کا بھی ذکر کریں۔

(ج) طالب علم کا مکمل نام، والد کا نام، مکمل پوسٹل ایڈریس، ٹیلی فون یا موبائل نمبر، ای میل، اسکول کا نام جس میں وہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، بورڈ جس کے تحت اسکول کی Affiliation ہے۔ مثلاً ICSC, CBSE, State وغیرہ معلومات بھی مہیا ہوں۔

(د) ایسے طلبا کے مذکورہ بالا مطلوبہ کوائف صدر جماعت کی تصدیق سے زونل امیر کی وساطت سے ۲۸ فروری ۲۰۱۰ء تک دفتر نظارت تعلیم میں پہنچنا چاہئے۔

☆...... جملہ کوائف qdntaleem@gmail.com میں یا بذریعہ ڈاک جلد از جلد بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ارشاد نبوی ؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش: 2237-8468، 2237-0471

تقریب شادی

خاکسار کے بیٹے عزیزم ظفر احمد ملکانہ کارکن دفتر وقف جدید کی شادی مورخہ ۴ جنوری ۲۰۱۰ء کو عزیزہ تہمینہ احسن بنت مکرم محمد احسن صاحب ساکن قادیان کے ساتھ ہوئی۔ مورخہ ۶ جنوری ۲۰۱۰ء کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں محترم محمد انعام صاحب غوری امیر جماعت احمدیہ قادیان و محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت و مستورات نے شرکت کی۔ ہر دو موقع پر محترم امیر صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (ماسٹر سعید احمد خان، نائب زونل امیر دھولپور)

اعلانات نکاح

☆...... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۹ جنوری ۲۰۱۰ء کو خاکسار کے بھائی مکرم شیخ فرید احمد صاحب مبلغ سلسلہ سرینگر کشمیر ولد مکرم شیخ عزیز احمد صاحب مرحوم ساکن کیرنگ اڑیسہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ لیلیٰ ناہید صاحبہ بنت مکرم ہدایت اللہ خان صاحب ساکن کیرنگ اڑیسہ کے ساتھ مبلغ ۲۴۵۰۰ روپے حق مہر پر مکرم محمد ذکریا صاحب مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ نے جامعہ مسجد احمدیہ کیرنگ میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ اسی طرح مورخہ ۱۰ جنوری ۲۰۱۰ء کو تقریب دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (شیخ قدوس ساکن کیرنگ اڑیسہ)

☆...... خاکسار کے لڑکے عزیزم طاہر محمود کا نکاح عزیزہ عشرت اختر بنت عبدالرفیق صاحب کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم اعجاز احمد گنائی صاحب خادم سلسلہ نے پڑھا۔

(محمد یوسف راتھر ساکن شورت کولگام)

☆...... خاکسار کے بیٹے عزیزم مشتاق احمد بٹ کا نکاح عزیزہ روشن آرا بنت مکرم عبدالرحیم شیخ صاحب مرحوم کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ تیس ہزار روپے حق مہر پر محترم اعجاز احمد صاحب گنائی خادم سلسلہ نے ۱۲ دسمبر ۲۰۰۹ء کو بعد نماز ظہر پڑھایا۔ (عبدالرفیق شیخ ساکن خانپور، یاری پورہ کشمیر)

☆...... خاکسار کی بھانجی عزیزہ قرۃ العین بنت مکرم نور محمد شاہ صاحب ساکن پرانا بازار ضلع بھدرک صوبہ بہار اُڑیسہ کا نکاح مورخہ ۲۸ دسمبر ۲۰۰۹ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں محترم جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ہمراہ مکرم مولوی طارق سلمان صاحب مبلغ سلسلہ ولد مکرم جناب شیخ نظام الدین صاحب ساکن ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ مبلغ ۵۵ ہزار روپے حق مہر پڑھایا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ دعوت الی اللہ)

قارئین بدر سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے اور ثمر ثمرات حسنہ کا موجب بنائے۔ آمین

اعلان دُعا

مندرجہ ذیل افراد اپنے اور اہل و عیال کی صحت و تندرستی درازی عمر جملہ پریشانیوں کے ازالہ نیز دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست ہے۔ (منیجر بدر قادیان)

☆...... مکرم محمد احسن علوی صاحب ابن مکرم محمد احمد مظفر علوی ربوہ محلہ نصیر آباد غالب۔

☆...... محترمہ ثمامۃ المجیب صاحبہ بنت محمد احمد مظفر علوی ربوہ۔

☆...... مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب ابن مکرم مولوی محمد صالح صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ۔

☆...... محترمہ عذرا پروین صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد مظفر علوی نصیر آباد۔ ☆...... محمد صہیب احمد صاحب علوی۔

☆...... محمد نوید الظفر احمد علوی۔ ☆...... محمد غیور احمد علوی صاحب۔

☆...... میاں امجد اقبال صاحب کوہ نور سٹیل، لوہا مارکیٹ لاہور۔

☆...... خواجہ مظفر احمد صاحب بلو ٹریڈنگ کارپوریشن سیالکوٹ۔

ولادت

☆...... مورخہ ۲۳ ستمبر ۲۰۰۹ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریشی عبدالباقی تجویز فرمایا ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود مکرم قریشی عبدالکریم صاحب کا پوتا اور مکرم محبوب احمد صاحب آف جمشید پور کا نواسہ ہے۔ نیز خاکسار کی بیٹی سلمیٰ رحیم عمر ۵ سال بھی وقف نو میں شامل ہے ہر دو کے نیک صالح، خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی عبدالرحیم قادیان)

☆...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بڑے بیٹے عزیز مسرت احمد ابن مکرم محمد اقبال صاحب کے ہاں مورخہ ۱۴ نومبر ۲۰۱۰ کو لڑکا عطا ہوا ہے جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ''بصیرت احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے۔ خدا کرے نومولود بفضلہ تعالیٰ دین کا خادم نیک اور صالح قرۃ العین ہو۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(حضرت صاحب منڈ اسگر۔ زعیم مجلس انصار اللہ ہبلی کرناٹک)

نوٹ: اخبار بدر میں اپنے مضامین، رپورٹیں اور خطوط شائع کروانے کیلئے صاف ستھرا اور صفحہ کے ایک طرف لکھ کر بھجوایا کریں۔ اگر میٹر کمپوز شدہ ہو تو زیادہ مناسب ہوگا۔ (ادارہ)

چندہ دہندگان تحریک جدید بھارت کو یہ اِعزاز مُبارک ہو!

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے چندہ دہندگان تحریک جدید بھارت کو سال گزشتہ کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مرحمت فرمودہ -/75,00,000 روپئے وعدہ و وصولی اور شاملین کی 1,00,000 تعداد پر مشتمل ٹارگٹس کو غیر معمولی اضافوں کے ساتھ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جس پر دلی خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے حضور پرنور نے 6 نومبر کو ارشاد فرمودہ اپنے بصیرت افروز خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

”دنیا میں جو معاشی انحطاط پیدا ہو رہا ہے اُس کی وجہ سے دنیا کی کرنسی متاثر ہوئی ہے...... خاص طور پر غریب ممالک کی کرنسیاں بہت متاثر ہوئی ہیں۔ بہر حال مقامی کرنسی کے لحاظ سے..... انڈیا نے اس دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی پوزیشن لی ہے۔ اس نے 42.19 فیصد اضافہ کیا ہے۔ قادیان انڈیا کی جو وکالت مال ہے، اس کے وکیل المال صاحب نے لگتا ہے کافی محنت کی ہے..... شاملین میں اضافے کے لحاظ سے بھی انڈیا پہلے نمبر پہ ہے۔ انہوں نے اس سال 32 ہزار 200 افراد کا اضافہ کیا ہے۔ 76 ہزار سے ایک لاکھ 8 ہزار افراد تک لے گئے ہیں..... حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ وصیت کی ارہاص کے طور پر ہے۔ وصیت کے لئے ایک بنیادی اینٹ ہے۔ اس سے وصیت کی طرف بھی توجہ ہوگی اور قربانی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی..... دفتر پنجم میں شاملین کی تعداد میں بھی اضافہ ہؤا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وصیت کرنے والوں کے بچے..... بھی تحریک جدید میں قربانی کرکے آئندہ کے لئے اپنے آپ کو وصیت کے لئے بھی تیار کر رہے ہیں اور قربانیوں کے لئے بھی تیار کر رہے ہیں..... اللہ تعالیٰ ہم میں اور ہماری نسلوں میں قربانی کی یہ روح ہمیشہ قائم رکھے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے اس کے انعامات کے وارث بنتے چلے جائیں۔“ (آمین)۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 27 نومبر تا 3 دسمبر 2009ء)

مزید برآں حضور پرنور نے از راہ شفقت خاکسار وکیل المال تحریک جدید کو رقم فرمودہ اپنے مکتوب گرامی زیر نمبر QND-9436/18.11.09 میں جملہ معاونین اور کارکنان تحریک جدید کو ان دعائیہ کلمات سے بھی سرفراز فرمایا:۔

”الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ٹارگٹ سے بڑھ کر وصولی کرنے اور چندہ دہندگان کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تمام چندہ دہندگان کے اموال و نفوس میں برکت بخشے، انہیں پہلے سے بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اور آپ کے ساتھی کارکنان کو اس سعی کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین“

مخلصین جماعت احمدیہ بھارت کی اس حصولیابی پر دلی بشاشت کا اظہار کرتے ہوئے محترم فاتح احمد صاحب ڈاہری انچارج انڈیا ڈیسک لندن نے اپنے مکتوب زیر نمبر QND-9256/6.11.09 میں تحریر فرمایا:۔

”تحریک جدید کے 75 ویں سال کے اختتام پر پہلی دس پوزیشن لینے والے ممالک کی جماعتوں میں اپنی مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کی نسبت سب سے زیادہ اضافہ کرنے کے لحاظ سے اور اسی طرح شاملین کی تعداد میں اضافے کے لحاظ سے انڈیا کی جماعت اوّل آئی ہے۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ اُس کے فضل، حضور انور کی دُعاؤں اور آپ سب کارکنان کی کوششوں کی بدولت انڈیا کی جماعت تحریک جدید کے میدان میں تیزی سے کامیابی کی منزلیں طے کرتی چلی جائے اور وہ وقت جلد آئے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وطن کی یہ جماعت تحریک جدید کے میدان میں قربانی کرنے اور شاملین کے لحاظ سے دنیا کی تمام جماعتوں میں پہلے نمبر پر ہو۔ آمین“

اسی طرح محترم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن نے اپنے مکتوب زیر نمبر VM-8932/06.11.09 میں ان نیک خواہشات کا اظہار فرمایا:۔

”تحریک جدید کے 75 ویں سال کے اختتام پر مقامی کرنسی میں گزشتہ سال کی نسبت زائد وصولی کرنے اور نئے شاملین کی تعداد میں اضافے کے اعتبار سے اوّل آنے پر بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین“

وکالت مال تحریک جدید جملہ معاونین و کارکنان اور رضا کاران کی خدمت میں ان کے بھرپور مخلصانہ تعاون کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس گرانقدر اعزاز کے حصول پر پُر خلوص دلی مبارکباد پیش کرتی ہے۔ نیز سیدنا حضور انور اور محترم انچارج صاحب انڈیا ڈیسک لندن کی توقعات کے مطابق ان سے سال گزشتہ کی طرح سال رواں کے لئے ملنے والے -/1,25,00,000 روپئے کے نئے ٹارگٹ کو بھی خاطر خواہ اضافے کے ساتھ پورا کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی بیش از بیش توفیق عطا کرتے ہوئے پیارے آقا کی توقعات پر پورا اُترنے کی سعادت بخشے اور اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ قادیان)

::منقولات::

قادیانیوں کی تحریک مذہبی آزادی کے دائرہ میں نہیں۔ (مفتی ارشد فاروقی)

☆...... جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقیات کسی طرح بھی بد باطن علماء کو ہضم نہیں ہو رہی ہیں چنانچہ وہ عامۃ الناس کو ورغلانے اور اپنے عقائد باطلہ کو بھولے بھالے مسلمانوں پر تھوپنے کے لئے آئے دن کوئی نہ کوئی ہتھکنڈا استعمال کرتے نظر آتے ہیں مگر ہمیشہ کی طرح وہ نہ صرف ناکام رہے ہیں بلکہ اپنے ان افعال شنیعہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی تشہیر کا باعث بنتے اور بقول شاعر: 'لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا' کے مصداق بنتے ہیں۔ گزشتہ دنوں سہارنپور کے اخبار میں ایک ایسی ہی خبر شائع کر کے جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے اور عوام کو بھڑکانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ (ادارہ)

سہارنپور۔ ہندوستان جیسے جمہوریہ ملک میں تمام مذاہب کو عمل اور تبلیغ و اشاعت کی آزادی حاصل ہے لیکن مسلمانوں کا روپ اختیار کر کے قادیانیوں کی تحریک مذہبی آزادی کے دائرے میں نہیں آتی کیونکہ یہ دھوکہ اور فریب کی انتہائی مکروہ شکل ہے۔ اس لئے فوری طور پر قادیانیوں پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار مفتی محمد ارشد فاروقی صدر شعبہ افتا جامعہ انام انور دیوبند نے مسجد تقویٰ میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کے تمام مفتیان اور علما حضرات کو متفقہ فتویٰ ہے کہ قادیانی کافر ہیں۔ اس کے باوجود وہ قرآن اور تفسیر کے حوالے سے مسجدیں بناتے ہیں اور نشر و اشاعت کا کام کرتے ہیں۔ یہ انتہائی گمرہ کن طریقہ ہے اس سے بچنا اور بچانا مبلغین کا فریضہ ہے۔ محمد ارشد فاروقی نے کہا کہ اسلام کا عقیدہ ہے کہ محمدؐ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس لئے آپؐ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اس فتنے سے چوکنا رہیں اور حکمت و دانائی کے ساتھ دفاعی تدابیر کریں۔ مولانا یعقوب بلندشہری نے انتظامیہ کے اس اقدام کی مذمتی تحریر پڑھ کر سنائی جس میں ۴ مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا اور ان پر نقض امن جیسی دفعات لگائی گئی۔ یہ مذمتی قرارداد دیگر مساجد میں بھی پڑھ کر سنائی گئی جس کی حاضرین نے بھرپور تائید کی۔

(روزنامہ صحافت ۸ فروری ۲۰۱۰)

☆...... ہمارا سوال یہ ہے کہ جب دیوبندیوں کے عقیدہ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آسمان سے اتریں گے تو کیا وہ نبی نہیں ہوں گے......؟

::طلباء کیلئے مفید معلومات::

انکم ٹیکس محکمہ میں ملازمت

حکومت کی آمد کا ایک اہم ترین ذریعہ Income Tax ہے اور اس سے متعلق تمام قوانین کو لاگو کرنے اور Tax کی رقم جمع کرنے کیلئے بڑی تعداد میں کارکنان کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے میں کارکنان کی ضرورت کو پورا کرتی ہے ایک انتخابی کمیٹی یعنی SSC۔ حال میں ہی اس محکمہ نے متعدد آسامیوں کو پر کرنے کیلئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ اگر آپ گریجویٹ ہیں تو موقع آپ کے سامنے ہے۔

CBDT-CBEC:۔ انکم ٹیکس کا جمع کرنا دو طریق پر ہوتا ہے (ا) بالواسطہ اور (ہ) بلاواسطہ۔ بالواسطہ ٹیکسوں کا تعین CBDT(Central Board of Direct Texes) اور بلاواسطہ ٹیکسوں کا تعین CBEC (Central Board of Exicse and Customs) کرتی ہے۔ انتخابی کمیٹی کے ذریعہ منتخب نوجوانوں کی بھرتی ان دونوں شعبہ جات میں ہوتی ہے۔

قابلیت اور عمر: تمام آسامیوں کیلئے کم از کم تعلیمی لیاقت گریجویشن ڈگری ہے۔ انکم ٹیکس انسپکٹر اور اکاؤنٹنٹ کیلئے عمر ۱۸ سے ۲۷ سال جبکہ اسسٹنٹ اور سب انسپکٹر کی آسامیوں کیلئے ۲۰ سال سے ۲۷ سال تک متعین کی گئی ہے۔

طریق امتحان: یہ امتحان تین مراحل میں ہوگا۔ شروعاتی امتحان میں Objective Type سوالات پوچھے جائیں گے جس میں جنرل انٹیلی جنس اینڈ ریجننگ، جنرل نالج، حسابی اپٹی ٹیوڈ اور کانفرنس سے متعلق سوالات ہوں گے۔ اسمیں کامیاب ہونے کے بعد خاص امتحان ہوگا۔ اس کے بعد انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ **درخواست دینے کی آخری تاریخ** ۲ مارچ ۲۰۱۰ء۔

امتحان کی تاریخ ۱۶ مئی ۲۰۱۰ء (بشکریہ دینک جاگرن (جوش) ۱۰ فروری ۲۰۱۰ء)

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

بقیہ: رپورٹ دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

تو پہلے بھی مجھ سے ملے ہوئے ہیں۔

✿......ملک موریطانیہ کے ایک دوست عثمان سُو صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔انہوں نے بتایا کہ وہ گزشتہ ایک سال آٹھ ماہ سے بلجیم میں ہیں ۔MTA پر عربی کے پروگرام دیکھتے رہے ہیں۔بچپن میں جماعت احمدیہ کے بارہ میں سنا تھا۔اب بلجیم آیا ہوں توMTA کے ذریعہ رابطہ ہوا اور جماعت کی تعلیمات کا علم ہوا ہے اور مَیں نے احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور آج حضور کے دست مبارک پر بیعت کروں گا۔

حضور انور نے فیملی کے بارہ میں دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ فیملی موریطانیہ میں ہے ۔حضور انور نے فرمایا جب ان کو پتہ چلے گا تو مخالفت ہوگی ۔ان کے علماء ان کو صحیح بتاتے نہیں جس کی وجہ سے وہاں مسلمانوں میں مخالفت ہے۔حضور نے فرمایا اب آپ کی مخالفت ہوگی۔ آپ کو جماعت کا لٹریچر پڑھ کر تیار ہونا چاہئے کہ کس طرح اعتراض کرنے والوں کو جواب دینا ہے۔

✿......بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب میر حسن صاحب نے بتایا کہ قبل ازیں عرب ممالک میں بھی رہا ہوں۔ گزشتہ تین ماہ سے بلجیم میں ہوں ۔ایک احمدی بنگالی دوست کی تبلیغ سے احمدی ہوا ہوں ۔ بنگلہ دیش میں اپنے گاؤں میں قادیانی کے بارہ میں سنا ہوا تھا۔ ہمارے مولوی کہتے تھے کہ قادیانی سے بات نہ کرو۔ان سے دور رہو۔ یہاں آکر احمدیت کے بارہ میں پتہ چلا ہے اور اصل حقیقت معلوم ہوئی ہے اور دو ماہ قبل بیعت کی ہے۔

حضور انور نے اس نوجوان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت کے بارہ میں اور علم حاصل کریں۔اپنا علم مزید بڑھائیں۔

✿......سیرالیون سے تعلق رکھنے والے ایک دوست ابراہیم جالو صاحب نے بتایا کہ 1999ء میں بیعت کی تھی۔حضور انور نے فرمایا اب آپ نئے احمدی نہیں ہیں، پرانے احمدی ہیں۔

✿......بنگلہ دیش کے شہر سلہٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست عبدالعلی احمد صاحب نے بتایا کہ گزشتہ پانچ سال سے جماعت کے بارہ میں علم تھا لیکن مولوی روک بنتے رہے۔تبلیغی جماعت والے کہتے کہ ان کو احمدی نہ کہو بلکہ مرزائی کہو۔کوئی کہتا قادیانی کہو اور ان سے بات نہ کرو۔ورنہ تم اپنا ایمان ضائع کروگے۔

اب یہاں بلجیم میں مجھے اپنی فیملی کے ساتھ احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔لیکن مجھے اس بات کا بہت دکھ ہے کہ مَیں نے پانچ سال کیوں ضائع کئے ۔ بیعت کرنے کے بعد بڑے امتحانوں سے گزرنا پڑ رہا ہے۔لیکن ہم خوش ہیں کہ ہم کو دل کا سکون احمدیت میں ملا ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ’’اللہ مبارک کرے‘‘۔

✿......مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست حامد الحسن صاحب نے بتایا کہ مَیں قبل ازیں تین بار یہاں معلومات کے حصول کے لئے آچکا ہوں ۔ آج مَیں حضور انور کی مجلس میں زیادہ معلومات کے لئے آیا ہوں ۔ مجھے بیعت کرنے کے لئے کچھ وقت چاہئے ۔اس پر حضور انور نے فرمایا ٹھیک ہے وقت لیں اور پڑھیں، مطالعہ کریں۔ زبردستی نہیں ہونی چاہئے ۔

✿......بلجیم سے تعلق رکھنے والی ایک عیسائی خاتون Ann صاحبہ بھی اس مجلس میں شامل تھیں ۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ مذاہب پر ریسرچ کر رہی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مَیں آج یہاں حضور کی وجہ سے آئی ہوں اور احمدیت کے بارہ میں مزید معلومات کے حصول کے لئے آئی ہوں۔

✿......مراکش کی ایک خاتون لیلیٰ سنوسی صاحبہ نے بتایا کہ اس نے کچھ عرصہ قبل بیعت کی ہے۔

✿......سیرالیون سے تعلق رکھنے والے ابراہیم صاحب کی مسز نے بتایا کہ مَیں نے سال 2007ء میں بیعت کی ہے۔اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاءاللہ ٹھیک ہے۔

✿......پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نازیہ صدیقی صاحبہ نے بتایا کہ اس نے سال 2008ء میں بیعت کی ہے جب کہ اس کے خاوند نے 1999ء میں بیعت کی تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گھر والوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا تھا۔ موصوفہ نے بتایا کہ پہلے گھر والوں کو علم نہیں تھا ۔اب ایک دو کو بتا دیا ہے۔حضور نے فرمایا تو باقیوں کو بھی پتہ لگ جائے گا۔

✿......ملک کیمرون سے بلجیم آکر آباد ہونے والی ایک خاتون مسز جونئے مورنا بھی اس پروگرام میں شامل تھیں ۔موصوفہ نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔اپنا تعارف کرواتے ہوئے اس نے بتایا کہ مَیں ایک نئے احمدی دوست یوسف لبنگویاں کی بیوی ہوں اور آج مَیں بھی بیعت کرنے آئی ہوں۔ آج مَیں نے احمدیت قبول کرنی ہے۔

✿......مراکش کے ایک نوجوان عبدالعلی شداد نے بتایا کہ مجھے مراکش کے ایک نواحمدی دوست محمد الغزرادی نے جماعت کی کتب پڑھنے کے لئے دیں۔ مَیں نے ان سب کتب کا مطالعہ کیا ہے ۔جماعت کی ان کتب کو پڑھنے سے میرے دل میں سکون پیدا ہوا۔ MTA پر سوال وجواب کے پروگرام سنے ۔مَیں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا ہے اور آج بیعت کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔

✿......حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مراکش میں بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کر رہے ہیں ۔ یہاں بلجیم میں بھی اور فرانس میں بھی مراکشی باشندے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ جب بات سمجھ جاتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں، ان میں تنگ نظری نہیں ہے۔

حضور نے فرمایا: مراکش کو ’المغرب‘ بھی کہتے ہیں۔آنحضرت ﷺ کی آخری زمانہ کے بارہ میں جو حدیث ہے جس میں مغرب سے سورج کے طلوع ہونے کا ذکر ہے ۔حضور نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی مجلس میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ مغرب سے سورج طلوع ہونے سے مراد مراکش ہو۔اور اسلام کسی وقت مراکش کے باشندوں کے ذریعہ دنیا میں پھیلے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مراکش کا رجحان قبول احمدیت کی طرف ہو رہا ہے ۔ مراکش میں بھی لوگ احمدیت قبول کر رہے ہیں اور اب یہ بات ظاہری طور پر بھی چسپاں ہوتی نظر آرہی ہے۔ امید ہے کہ مراکش (المغرب) کے لوگ بڑی تعداد میں احمدیت قبول کریں گے اور اپنے نیک نمونے ظاہر کریں گے اور اسلام کو پھیلانے کے لئے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں گے۔

✿......محمد الغزرادی صاحب نے اپنی فیملی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ میری خالہ بھی آئی ہوئی ہیں اور آج وہ بیعت کریں گی۔ چنانچہ ان کی خالہ آیا الغزرادی صاحبہ نے بتایا کہ وہ ہالینڈ سے آئی ہیں اور انہیں کل علم ہوا کہ حضور بلجیم آرہے ہیں تو بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی ہوں۔مَیں بھی آج احمدیت قبول کروں گی۔

✿......مراکش کی ایک خاتون بُشریٰ قاضی کھڑی ہوئیں ۔ان کی گود میں ان کا بیٹا تھا۔ وہ حضور انور سے کہنے لگی کہ گزشتہ سات سال سے احمدی ہوں ۔میرا بیٹا، میرے ہاتھ میں ہے۔مَیں چاہتی ہوں کہ یہ احمدیت کا مبلغ بنے ۔حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا آپ اس کی اچھی طرح تربیت کریں۔

✿......ایک پاکستانی احمدی دوست یاسر امجد صاحب نے بتایا کہ مَیں نے 2006ء میں بیعت کی تھی ۔حضور نے دریافت فرمایا اسائلم کیس کس بنیاد پر کروایا تھا۔اس نوجوان نے بتایا کہ مَیں سُنّی تھا اور اپنا کیس شیعہ سُنّی جھگڑے کی بنیاد پر کروایا تھا اور بیعت بعد میں کی تھی۔ اب والد صاحب سخت خلاف ہیں ۔ انہوں نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی ۔حضور نے فرمایا اللہ فضل کرے۔

✿......بلجیم کی ایک مقامی خاتون مسز دانیلہ دورنیس نے بتایا کہ وہ تین سال قبل مسلمان ہوئی تھیں اور تُرکوں کی مسجد جاتی تھیں۔ایک دن ایک بکسٹال پر اس کو جماعت کا لٹریچر ملا ۔ وہ سارا پڑھا۔اس طرح میرا جماعت سے رابطہ ہوا اور مَیں احمدیوں کی مسجد آئی۔ وہاں لوگوں نے مجھے تبلیغ کی اور مزید لٹریچر دیا۔ مَیں نے احمدیہ مسجد میں آنا شروع کر دیا اور دو سال قبل بیعت کی۔ آج مَیں ان احمدیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے سچائی کی طرف بلایا۔

✿......فلسطین کے ایک دوست عبدالہادی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے جماعت کے ایک ممبر انور حسین صاحب کے ذریعہ بیعت کی ہے اور ابھی مَیں اکیلا احمدی ہوا ہوں ۔موصوف نے اپنی فیملی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مجلس کے آخر پر فرمایا کہ مَیں نے پہلے مراکش کی مثال دی تھی کہ وہ اپنے نمونوں سے اسلام کو پھیلانے کا موجب بنیں۔دوسرے ممالک بھی ہیں الجزائر بھی ہے ،تیونس بھی ہے اور دوسرے ممالک بھی ہیں جہاں سے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں ۔ ہر ایک جو احمدی ہو رہا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سچا سمجھ کر قبول کر رہا ہے۔اور اس لئے قبول کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے آئندہ آنے والے زمانہ میں جس مہدی و مسیح کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی اس کو پورا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے۔جس وجود نے آخری زمانہ میں آنا تھا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات میں پورا ہوا۔

پس آج ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ حکمت اور دانائی سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچائے۔ ہمیشہ حکمت کو پیش نظر رکھے۔ایسے حالات میں نہیں کہ اپنی زندگی بھی خراب ہو۔حضور انور نے فرمایا یہ مجلس تو بہت اچھی ہے لیکن اور لوگوں کو بھی ملاقات کے لئے وقت دیا ہوا ہے وہ انتظار کر رہے ہیں۔

برسلز پارلیمنٹ کی سابق ممبر کی حضور انور سے ملاقات

سوا پانچ بجے برسلز پارلیمنٹ کی سابق ممبر Mrs.Soud Razouk نے اپنی ہمشیرہ اور بہنوئی کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔موصوفہ قبل ازیں دو مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پا چکی ہیں۔

حضور انور نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ تو احمدیت کی سفیر ہیں ۔آپ نے یہاں بھی احمدیت کا تعارف کروانا ہے اور باہر کی دنیا میں بھی کروانا ہے۔اب آپ کو دنیا جانتی ہے۔ پہلے ایک شہر کی ممبر پارلیمنٹ تھیں۔آپ نے UK جلسہ سالانہ پر جو تقریر کی تھی وہ MTA کے ذریعہ افریقہ، ایشیا، آسٹریلیا، امریکہ اور دوسرے براعظموں میں سنی گئی۔اب لوگ ساری دنیا میں آپ کو جانتے ہیں اور احمدیت کی وجہ سے آپ کو پہچانتے ہیں۔

مسز رزوق صاحبہ نے بتایا کہ میری ہمشیرہ اور میرے بہنوئی یہ دونوں بھی جماعت کی مدد کرتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو بھی ’’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘‘ کی انگوٹھی عطا فرمائی۔اس فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی ۔ یہ ملاقات پانچ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں مسز رزوق صاحبہ اپنی ہمشیرہ کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا سے بھی ملیں۔

برسلز پارلیمنٹ کے ایک اور ممبر کی حضور انور سے ملاقات

پانچ بج کر 40 منٹ پر برسلز پارلیمنٹ کے ایک

ممبر Mr. Fouad Ahidar نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کے لئے ایک خاتون Mrs Vicky بھی تشریف لائی تھیں جو اسلامک سٹڈیز پر ریسرچ کر رہی ہیں۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ اسلام کی تاریخ اور فلاسفی کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' پڑھی ہے۔ موصوفہ نے جواب دیا کہ نہیں پڑھی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کتاب عطا فرمائی اور فرمایا کہ اس کو پڑھنے کے بعد ہی آپ کو پتہ چلے گا کہ اسلامی اصول کی فلاسفی کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کس طرح بیان کی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ فواد آئیدر صاحب نے بتایا کہ مَیں نے جماعت کی کتب مطالعہ کی ہیں اور جماعت کے تعارف پر مشتمل DVD بھی دیکھی ہے۔ مَیں اس سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ جس طرح U K میں جماعت کا بہت زیادہ تعارف ہے اور جماعت مشہور ہے اس طرح بلجیم میں نہیں ہے۔ مَیں مدد کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت کی تعلیم یہاں بھی سب لوگوں تک پہنچے اور ان کو پتہ چلے کہ دنیا میں جماعت احمدیہ کس طرح انسانیت کی خدمت کر رہی ہے۔ موصوف نے کہا کہ مَیں تمام مسلمان فرقوں کو اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سب اکٹھے ہوں اور جماعت کی تعلیمات ان سب فرقوں تک پہنچائی جائیں۔

حضور انور نے فرمایا اگر آپ اس طرح آپس کے اختلافات بھلا کر سب کو اکٹھا کریں گے تو پھر آپ لیڈر آف دی نیشن کی بجائے اپنی قوم کے خادم ہوں گے اور ایک بڑی خدمت سرانجام دیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہی کام تو جماعت احمدیہ کر رہی ہے کہ ایک ہاتھ پر سب جمع ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کہ ''سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو عَلٰی دِیْنٍ وَاحِدٍ'' کا ذکر فرمایا اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے آپ کو جو بھی مدد چاہیئے ہم حاضر ہوں گے۔ یہ ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

اجتماعی بیعت

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں درج ذیل سات افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

مکرم عثمان سو صاحب (موریطانیہ)، مکرم عبدالشداد الغزرادی صاحب (مراکش)، مکرمہ آیا الغزرادی صاحبہ (مراکش)، مکرمہ جوئنے مونا صاحبہ (کیمرون)، مکرم عبدالعلی شداد صاحب (مراکش)، لطیفہ کاکنی صاحبہ (مراکش) اور یاثمینہ کاکن صاحبہ (مراکش)۔

بیعت کرتے ہوئے تینوں مرد حضرات نے حضور انور کے دست مبارک پر اپنے ہاتھ رکھے جب کہ خواتین نے لجنہ کی مارکی میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر گزشتہ ایک سال میں بیعت کرنے والے تمام نومبائعین نے بھی سٹیج پر آ کر حضور انور کے قریب بیٹھ کر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

دعا کے بعد ان سب نومبائع احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بیعت کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے لئے خواتین کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے مختلف گروپس میں کورس کی شکل میں نظمیں پڑھیں اور استقبالیہ گیت پیش کئے۔ ایسی خواتین جن کے ساتھ چھوٹے بچے تھے ان کے لئے ایک ہال میں علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس ہال میں بھی تشریف لے گئے اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ بلجیم کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق پونے سات بجے نیشنل مجلس عاملہ بلجیم کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب بلجیم سے مرکزی مسجد کی تعمیر کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ امیر صاحب بلجیم نے بتایا کہ مسجد کی تعمیر کا تخمینہ ڈیڑھ ملین یورو ہے۔ اس وقت چھ لاکھ یورو کے وعدے آ چکے ہیں اور کچھ رقم جمع بھی ہوئی ہے۔ عاملہ کے ایک ممبر نے عرض کی کہ اتنی بڑی رقم جمع کرنا بہت مشکل ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا **جماعت ناروے** نے اپنی مسجد کی تعمیر کا پلان کیا تھا۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر شروع کی۔ درمیان میں مسجد رُکی رہی اور کئی سال تک نہ بنا سکے۔ ایک ایسا وقت بھی آیا کہ اس جگہ کو اور اس میں جس حد تک بلڈنگ بن چکی تھی اس کو فروخت کرنے کا پروگرام بنا۔ بعد میں مَیں دورہ پر ناروے گیا اور مسجد کی اس جگہ کے قریب ہی ایک ہال میں خطبہ جمعہ دیا اور جماعت ناروے کو مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ دلائی۔ اس پر جماعت نے وعدہ کیا کہ اب وہ اس کی تعمیر مکمل کریں گے۔ رقم بہت زیادہ تھی۔ ناروے جماعت چھوٹی تھی۔ لیکن انہوں نے رقم جمع کی اور اب وہ مسجد تکمیل کے قریب ہے۔ مسجد کی Location بہت اچھی ہے۔ علاقہ میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ اگلے چند مہینوں میں فائنل Touching ہو جائے گی۔ اگلے سال اس کا افتتاح کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضور انور نے فرمایا جب آپ عزم کریں اور عہد کریں تو پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح مدد کرتا ہے۔ اس لئے پہلے شروع کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی مدد آتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اگر آپ کے ذہن میں ہے کہ رقم زیادہ ہے تو پھر اس کا کیا حل پیش کرتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب امور خارجہ نے بتایا کہ امید ہے اس سے کم رقم میں بن جائے گی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اگر رقم بچ جائے تو بلجیم کے دوسرے پراجیکٹ پر خرچ ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے برکتیں دیکھی ہیں ساری دنیا میں کہ جب احمدی کوئی پراجیکٹ شروع کر دیں تو خدا تعالیٰ کس طرح ان کی مدد کرتا ہے۔ اسی طرح **خدا تعالیٰ کی برکات جماعت بلجیم پر بھی ہوں گی۔**

حضور انور کی خدمت میں یہ رپورٹ پیش کی گئی کہ لجنہ کی طرف سے بھی مسجد فنڈ میں ایک ہزار گرام سونا جمع ہو چکا ہے جس کی مالیت 22 ہزار یورو کے لگ بھگ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **پبلک ریلیشن بڑھانے، جماعت کا پیغام پہنچانے اور اپنا تعارف کروانے کے بارہ میں** ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ باقاعدہ پروگرام بنا کر ایک منصوبہ بندی کے ساتھ ڈور ٹو ڈور (Door to Door) ہر گھر میں جائیں۔ اپنا تعارف کروائیں، اسلام کی امن کی تعلیم بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ احمدیت کیا ہے۔ اپنا تعارف کروائیں۔ سوئٹزرلینڈ کے حوالہ سے بتائیں کہ مساجد کے میناروں کے بارہ میں وہاں جو فیصلہ ہو رہا ہے وہ اس سارے ایریا میں اثر انداز ہوگا۔ ہم تو امن پسند لوگ ہیں قانون کی پابندی کرنے والے ہیں۔ اور جہاں بھی رہتے ہیں وطن سے محبت کرنے والے ہیں۔

حضور نے فرمایا **وقار عمل کا بھی پروگرام بنائیں۔** جب نئے سال کا آغاز ہوتا ہے تو ان ملکوں میں بہت زیادہ آتش بازی کی جاتی ہے۔ اور سڑکوں میں، راستوں پر بہت گند پھیلاتے ہیں خدام باقاعدہ پروگرام کے تحت وقار عمل کر سکتے ہیں۔ اپنا وجود ان کو بتانے کے لئے، اپنی شناخت کروانے کے لئے کہ آپ کیا ہیں۔

اسی طرح **چیریٹی واک کے ذریعہ** رقم اکٹھی کر کے مختلف ضرورتمند اداروں اور کونسل وغیرہ کو دے سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اسی طرح **پیس (Peace) کانفرنس کا انعقاد** کیا جا سکتا ہے تا کہ لوگوں تک صحیح اسلام کا پیغام پہنچے۔ اسلام کو امن کی تعلیم پہنچے اور آپ کا ایک تعارف ہو۔

مجلس عاملہ کے ایک ممبر نے تجویز پیش کی کہ کمرشل میڈیا کے ذریعہ بھی جماعت کا تعارف کروایا جائے اور اس ذریعہ کو بھی استعمال کیا جائے۔ اس تجویز پر حضور نے فرمایا کہ اس پر تو بہت زیادہ خرچ آئے گا۔ آپ اپنے Sources استعمال کریں۔ کیوں ہم اس طرح بڑی رقمیں خرچ کریں۔ انصار، خدام اور لجنہ سب سے کام لیں اور اچھی لابنگ کریں۔

نیشنل سیکرٹری مال سے حضور انور نے کمانے والے احباب کی مجموعی تعداد اور پھر چندہ عام ادا کرنے والے اور چندہ وصیت ادا کرنے والے اور ان کے چندوں کے معیار کا بڑی تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا۔ اور فرمایا کہ آپ کے چندوں میں اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔ جو لوگ آپ کے بجٹ میں ابھی تک شامل نہیں ان کو اپنے بجٹ میں شامل کریں۔ پھر جو بزنس کرنے والے احباب اور کاروباری لوگ ہیں ان کو کہیں کہ آپ اپنے اپنے بزنس کے مطابق آپ کی جو بھی آمد ہے اس کے مطابق چندہ ادا کریں تو اس سے انشاء اللہ العزیز آپ کے چندوں میں اضافہ ہوگا۔

مسجد کی تعمیر کے اخراجات کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ سَر جوڑ کر بیٹھیں کہ کس طرح کرنا ہے۔ آپ کو محنت کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔ چلیں اب چھ لاکھ سے شروع کر دیں۔ حضور نے فرمایا مجھے امید ہے آپ پراجیکٹ شروع کریں رقم آنی شروع ہو جائے گی۔

نیشنل سیکرٹری تبلیغ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تبلیغ کا پلان کیا ہے۔ کیا آپ عربوں سے باہر نکل کر بھی تبلیغ کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا جو دیہات ہیں چھوٹے قصبے ہیں ان میں جائیں اور تبلیغ کریں۔ ان سے میٹنگ کریں، سیمینار کریں، مربی صاحب کو مصروف رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے **مبلغ سلسلہ بلجیم کو ہدایت** دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہر مہینہ میں دو خطبے برسلز میں دیا کریں اور باقی دو خطبے باری باری دوسرے سینٹر میں دیا کریں۔ اس طرح دوسرے سینٹرز میں ان کے دوسرے پروگراموں، جماعتی جلسوں میں بھی جایا کریں۔

نیشنل سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: جماعتوں میں تربیت کی کوشش کریں۔ اتنی چھوٹی سی جماعت ہے ایک واقعہ ہو جاتا ہے تو سارے بلجیم میں پتہ چل جاتا ہے بلکہ پاکستان میں بھی مشہور ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خطبوں کا خلاصہ لکھ کر ان کی زبانوں میں بھجوائیں۔ نومبائعین کو سنبھالیں۔ ان کو ان کی زبانوں میں خطبے کا خلاصہ ضرور ملنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل شمارہ: ۱ تا ۲، ۲۰۱۰ء)

☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 18 Feb 2010 | Issue No. 7

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ یورپ دسمبر 2009ء کی مختصر جھلکیاں

نومبائعین کی حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات کی دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات

بلجیم کی سابق ممبر پارلیمنٹ Mrs.Soud Razouk اور موجودہ ممبر پارلیمنٹ FouadAhidar کی حضور انور سے ملاقات۔ اجتماعی بیعت۔

(تبلیغ، تربیت، مالی قربانی، نظام وصیت، مجلس عاملہ کی ماہانہ میٹنگ کے انعقاد اور دیگر امور سے متعلق نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ میں نہایت اہم تاکیدی ہدایات)

(عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

جماعت بلجیم نے نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ایک ملاقات کا اہتمام مشن ہاؤس کی لائبریری کے ہال میں کیا تھا۔ سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری ہال میں تشریف لائے اور ملاقات شروع ہوئی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس وقت کتنے نومبائعین بیٹھے ہوئے ہیں۔ مبلغ انچارج نے بتایا کہ تیس (30) کی تعداد میں ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری سب سے تعارف حاصل کیا اور دریافت فرمایا کہ کب سے احمدی ہیں اور کس طرح احمدی ہوئے۔

۞......ایک دوست یوسف صاحب جن کا تعلق کیمرون سے تھا انہوں نے بتایا کہ وہ 2003ء سے احمدی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اب نومبائع نہیں ہیں، پرانے احمدی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج شام کو ان کی بیوی نے بیعت کرنی ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کیا اس کو سب کچھ بتایا ہے۔ احمدیت کے عقائد اور تعلیمات بتائی ہیں۔ اس کو مجبور تو نہیں کیا۔ جس پر یوسف صاحب نے عرض کیا کہ اس کو سب کچھ بتایا ہوا ہے۔ وہ اپنی خوشی سے بیعت کر رہی ہے۔

۞......ایک انڈونیشین نو احمدی بھی بیٹھے تھے۔ حضور انور نے ان کا حال دریافت فرمایا۔ یہ حضور انور سے پہلے بھی مل چکے تھے۔

۞......بلجیم کے ایک ڈاکٹر عبداللہ ہولیگ صاحب نے بھی کچھ عرصہ قبل بیعت کی تھی۔ حضور انور نے ان سے دریافت فرمایا کہ اب تعلیم مکمل کر لی ہے۔ موصوف نے بتایا کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد ہاؤس جاب کر رہا ہوں۔

۞......مراکش کے ایک دوست محمد الغزرادی صاحب سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کب اور کس طرح احمدیت قبول کی۔ موصوف نے بتایا کہ دو سال پہلے کی بات ہے کہ اپنے گھر میں ٹی وی چینل Tune کر رہا تھا کہ MTA کا چینل دیکھا۔ چنانچہ اس کے بعد پھر مسلسل دو سال تک MTA کا چینل دیکھتا رہا۔ پروگرام ''الحوار المباشر'' میں امام مہدی کی آمد کے بارہ میں بڑی تفصیل سے پروگرام دیکھے جس نے میری کایا پلٹ دی۔ جماعت فرانس کا ایڈریس تلاش کیا اور امسال 28 رمضان المبارک کو احمدیت قبول کرنے کا فیصلہ کیا اور بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔

حضور انور نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ آپ کی فیملی کے کتنے افراد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی شادی نہیں ہوئی لیکن مَیں نے اپنی فیملی کو تبلیغ کی ہے۔ ایک میرے چچا تھے وہ پہلے مسلسل انکار کرتے رہے لیکن اب دو ہفتہ قبل انہوں نے بھی بیعت کر لی ہے اور آج شام کو میرا ایک بھائی، خالہ، خالہ کی بیٹی اور بھائی کی بیٹی سب بیعت کریں گے۔ ان سب کو مَیں نے بہت تبلیغ کی ہے اور بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بارہ میں بتایا ہے۔

حضور انور نے محمد الغزرادی صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو 'الحوار المباشر' نے احمدیت دی ہے۔

۞......مراکش کے ہی ایک اور نو احمدی دوست حسن الخطوطی صاحب نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ 'الحوار المباشر' کے پروگرام MTA پر دیکھے ہیں اور جماعت کا لٹریچر بھی پڑھا ہے۔ امام مہدی کی آمد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا تفصیل سے پتہ چلا۔ مَیں نے حضور انور کی خدمت میں خط بھی لکھا، حضور کی طرف سے جواب موصول ہوا کہ بلجیم مشن سے رابطہ کریں اور حضور نے ایڈریس بھی بھجوایا۔ چنانچہ دو ماہ قبل بلجیم مشن ہاؤس آیا اور یہاں آ کر بیعت کر لی۔

حضور انور نے فیملی کے افراد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ اپنی اہلیہ کو تبلیغ کر رہے ہیں۔ گھر میں MTA لگایا ہوا ہے لیکن ابھی بیوی نے بیعت نہیں کی۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی احمدی ہو جائے۔

۞......ملک الجزائر کے ایک نومبائع دوست عبدالکریم صاحب بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ایک دن مَیں یہاں سے گزر رہا تھا۔ مشن ہاؤس پر کلمہ طیبہ لکھے ہوئے دیکھا۔ مَیں اندر آیا اور معلومات لیں۔ پھر واپس چلا گیا اور مَیں نے جماعت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا۔ مجھے اس بات کا احساس ہو گیا کہ یہ جماعت سچی اور مخلص ہے۔ مَیں بار بار یہاں آتا رہا اور دو ماہ قبل بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوا۔ بیعت کرنے کے بعد میری زندگی میں بہت تبدیلی آئی ہے۔

۞......ملک مراکش کے ایک اور نو احمدی دوست والشیخ حسن صاحب نے بتایا کہ مجھے ایک نو احمدی دوست حسن نے تبلیغ کی۔ مَیں نے اسلام میں اختلافات دیکھے کہ مختلف فرقے ہیں۔ مَیں مالکی بھی رہا ہوں، سنی بھی رہا ہوں اور دوسرے فرقوں میں بھی رہا ہوں۔ مَیں عیسائیوں کے پاس بھی گیا اور ان کا مذہب بھی دیکھا مجھے کوئی امید نہیں تھی کہ مَیں کبھی اسلام کی صحیح حقیقت پا سکوں گا۔ مَیں ناامید اور مایوس ہو گیا تھا۔ الحسن نے مجھے جماعت کا لٹریچر دیا۔ مَیں نے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور MTA کے عربی پروگرام دیکھے تو مجھ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ جو سچی جماعت ہے اس کا امام ہونا ضروری ہے۔ بغیر امام کے تو کوئی جماعت سچی نہیں ہو سکتی۔ جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جس کا ایک امام ہے، ایک خلیفہ ہے۔ تو مَیں نے بیعت کا فیصلہ کر لیا اور ایک ماہ قبل بیعت کر لی۔

۞......نائیجیریا کے ایک نو احمدی دوست نورالدین عبدالعزیز صاحب نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ وہ ہاؤسا ہیں۔ والدہ یوروبا قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی اور والد کا تعلق ہاؤسا قبیلہ سے تھا۔ احمدیہ سیکنڈری سکول Kano کے قریب رہائش تھی۔ وہاں سے جماعت کا تعارف ہوا لیکن وہاں بیعت نہ کر سکا۔ بلجیم آنے کے بعد جماعت کا پتہ نہ تھا۔ ایک احمدی دوست نے مجھے اس بارہ میں بتایا۔ چنانچہ مَیں اس رمضان میں مسجد آیا اور بیعت کر لی۔

حضور نے فرمایا کیا آپ نے احمدیت کا مطالعہ کیا ہے، معلوم کیا ہے کہ ہمارے عقائد کیا ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ کیا ہے؟

حضور نے فرمایا ہاؤسا اپنے مذہب، اپنے عقیدہ میں بڑے سخت ہیں لیکن اب انہوں نے (نائیجیریا میں) احمدیت قبول کرنی شروع کی ہے۔ آپ بھی احمدیت کو سیکھیں کہ جماعت کی کیا تعلیم ہے اور کیا دعویٰ ہے۔ اس نے بتایا کہ میری بیوی بھی احمدی ہو چکی ہے۔

۞......ملک چلّی (Chilli) کے ایک نوجوان Tibbo بھی اس مجلس میں موجود تھے۔ موصوف یہاں بلجیم میں یونیورسٹی کے طالبعلم ہیں اور مذاہب کے بارہ میں ریسرچ کر رہے ہیں۔ انہوں نے جماعت کے بارہ میں سنا اور امسال عیدالاضحیٰ کے دن مشن ہاؤس آئے اور معلومات حاصل کیں۔ جب ان کو بتایا گیا کہ حضور بلجیم تشریف لا رہے ہیں تو یہ آج ملنے کے لئے آئے۔ انہوں نے بتایا کہ ابھی بیعت نہیں کی، تحقیق کر رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری کوشش ہے کہ ہم چلّی میں بھی جماعت قائم کریں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ خدا تعالیٰ آپ کو بھی توفیق دے کہ آپ حقیقت کو جان سکیں۔ بہرحال اس میں زبردستی نہیں ہوتی۔ دل کی بات ہوتی ہے۔ اللہ آپ کو قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔

۞......مراکش کے ایک دوست عبدالشد اد الغزرادی نے بتایا کہ میرا تعلق بھی مراکش سے ہے اور محمد الغزرادی کا بھائی ہوں۔ آج مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ اپنے بھائی کی طرح احمدیت قبول کرنا چاہتا ہوں۔ آج مَیں حضور کے ہاتھ پر بیعت کروں گا۔ بھائی نے مجھے کتابیں دی ہیں مَیں نے سب پڑھی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ توفیق دے۔

۞......سپین سے تعلق رکھنے والے ایک نو احمدی نوجوان دوست یعقوبو سیگوراڈو صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کس طرح بیعت کی۔ تو انہوں نے بتایا کہ مَیں نیوکلیئر انجینئر ہوں۔ مَیں نے کتاب Revelation, Rationality...... پڑھی ہے جو میرے لئے قبول احمدیت کا موجب بنی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر آپ واپس اپنے Roots کی طرف جائیں تو مسلم Roots پائیں گے۔ اس پر اس نے کہا کہ ہاں ایسے ہی ہے۔

۞......ملک آئیوری کوسٹ سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بتایا کہ مَیں پیدائشی احمدی ہوں اور گزشتہ چالیس سال سے جماعت میں ہوں۔ ایک عرصہ سے بلجیم میں تھا لیکن رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ اب یہاں میرا رابطہ ہوا اور مَیں نے احمدیت کو تلاش کر لیا ہے۔ اور اب تجدید بیعت بھی کر لی ہے۔ یہ دوست قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مل چکے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)